خطبہ نمبر

قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 24/ اکتوبر 2022ء | 27/ ربیع الاول 1444 ہجری قمری | 24/ اخاء 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 230

فرمانِ رسولؐ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: مَنْ أَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ اٰمِنٌ وَّمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ اٰمِنٌ

(مسند أحمد بن حنبل: 7922)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ والے دن فرمایا: جس نے اپنا دروازہ بند کرلیا، وہ امن والا ہو گا اور جو ابوسفیان کے گھر داخل ہو گا، اسے بھی امان حاصل ہو گی۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

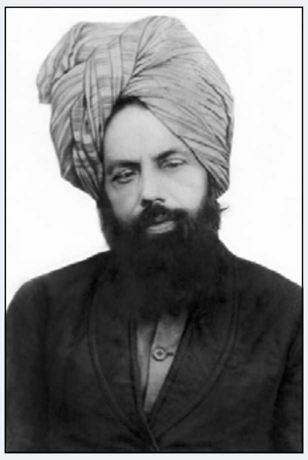

- خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِیۡنَ (الاعراف: 200) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا؟ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کرلیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کرسکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مخالف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 64 ایڈیشن 1984ء)

- حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پاکر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا اور صرف انہیں چند لوگوں کو سزا دی جن کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیّت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا اور بجز ان ازلی ملعونوں کے ہر یک دشمن کا گناہ بخش دیا اور فتح پاکر سب کو لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ (یوسف: 93) کہا اور اسی عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کرلیا۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 286-287 بقیہ حاشیہ نمبر 11)

- دوسری قسم اُن اَخلاق کی جو ایصالِ خیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلا خُلق ان میں سے عفو ہے یعنی کسی کے گناہ کو بخش دینا۔ اس میں ایصالِ خیر یہ ہے کہ جو گناہ کرتا ہے وہ ایک ضرر پہنچاتا ہے اور اس لائق ہوتا ہے کہ اس کو بھی ضرر پہنچایا جائے، سزا دی جائے، قید کرایا جائے، جرمانہ کرایا جائے یا آپ ہی اس پر ہاتھ اٹھایا جائے۔ پس اس کو بخش دینا اگر بخش دینا مناسب ہو تو اس کے حق میں ایصال خیر ہے۔ اس میں قرآن شریف کی تعلیم یہ ہے۔

وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ وَالۡعَافِیۡنَ عَنِ النَّاسِ (آل عمران: 135) جَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ (الشوریٰ: 41)

یعنی نیک آدمی وہ ہیں جو غصہ کھانے کے محل پر اپنا غصہ کھا جاتے ہیں اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخشتے ہیں۔ بدی کی جزا اسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو۔ لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو، کوئی شر پیدا نہ ہوتا ہو۔ یعنی عین عفو کے محل پر ہو نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پائے گا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 351)

ارشادِ باری تعالیٰ

خُذِ الۡعَفۡوَ وَاۡمُرۡ بِالۡعُرۡفِ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰہِلِیۡنَ ﴿۲۰۰﴾

(الاعراف: 200)

ترجمہ: عفو اختیار کر اور معروف کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ کشی اختیار کر۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا۔ آپ نے ایک موٹے حاشیہ والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ ایک بدوی نے آپ کی چادر کو اتنی زور سے کھینچا کہ اس کے حاشیہ کے نشان آپ کے کندھے پر پڑ گئے۔ پھر اس نے کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اللہ تعالیٰ کے اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا ہے یہ دو اونٹ دے دیں۔ آپ نے مجھے کوئی اپنا یا اپنے والد کا مال تو نہیں دینا؟ اُس کی ایسی کرخت باتیں سن کر پہلے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر فرمایا: اَلۡمَالُ مَالُ اللّٰہِ وَاَنَا عَبۡدُہٗ کہ مال تو اللہ ہی کا ہے اور مَیں اللہ کا بندہ ہوں۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے جو مجھے تکلیف پہنچائی ہے اس کا تم سے بدلہ لیا جائے گا۔ اُس بدوی نے کہا مجھ سے اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا؟ اُس بدوی نے کہا۔ اس لئے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، تبسم فرمایا (تو نرمی کا، عفو کا جو سلوک تھا، پتہ تھا۔ اسی نے ان لوگوں میں جرأت پیدا کی تھی کہ جو دل چاہے کر دیں)۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے مطلوبہ دو اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دیں اور وہ اس کو عنایت فرمائیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ ... الفصل و اما الحلم صفحہ 74 جزء اول دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

(خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 22)

پس یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو تھا جو مخالفوں کی نظر میں بظاہر ایک بہت مشکل بات تھی۔ کبھی اس طرح کا عفو دکھایا جا سکتا ہے؟ لیکن جب آپؐ سے یہ حسنِ سلوک دیکھا تو اس کا نتیجہ کیا ہوا کہ اسلام قبول کرلیا۔ کاش آج مسلمان بھی اس نکتہ کو سمجھ لیں تو اسلام کے پیغام کو کئی گنا ترقی دے سکتے ہیں۔ کاش کہ یہ لوگ شدت پسند گروہوں کے چنگل سے نکل کر اس اسوہ پر غور کریں جو ہمارے سامنے ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل دے۔ آمین

(خطبات مسرور جلد 9 صفحہ 26)

(خطبہ جمعہ 14/ جنوری 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- اِتمامِ حجت (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز
- حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ 2022ء

دربارِ خلافت

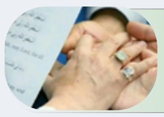

اس دنیا کی سزا سے اگلے جہاں کی سزا زیادہ سخت ہے۔ اس لئے اِسے برداشت کرلو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اسی قسم کا ایک مقدمہ پچھلے دنوں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے بھائی پر ہوا۔ چوہدری صاحب اُس وقت ولایت میں تھے۔ (یہاں لندن میں تھے)۔ انہوں نے اپنے بھائی کو لکھا کہ یہ ایمان کی آزمائش کا وقت ہے۔ اگر تم سے قصور ہوا ہے تو میں تمہارا بڑا بھائی ہونے کی حیثیت سے تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ اس دنیا کی سزا سے اگلے جہان کی سزا زیادہ سخت ہے۔ اس لئے اُسے برداشت کرلو اور سچی بات کہہ دو۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ سیالکوٹ کے رہنے والے ہمارے ایک دوست ہیں جو ابھی زندہ ہیں۔ احمدی ہونے کے بعد جب اُنہیں معلوم ہوا کہ رشوت لینا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے تو اُنہوں نے تمام اُن لوگوں کے گھروں میں جا جا کر جن سے وہ رشوتیں لے چکے تھے، واپس کیں۔ اس سے وہ بہت زیرِ بار بھی ہو گئے۔ مقروض ہو گئے۔ مگر اس کی انہوں نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ہماری جماعت میں ہر قسم کے اعمال کے لحاظ سے ایسے نمونے ملتے ہیں جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ صحابہ کے نمونے ہیں لیکن ہمیں اس پر خوش نہیں ہونا چاہئے بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ ساری جماعت ایسی ہو جائے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ مَیں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امانت کی قدر کریں جو اُن کے سپرد کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آ کر ہمیں جائیدادیں نہیں دیں، حکومتیں نہیں دیں، کوئی ایجادیں نہیں کیں، سامانِ تعیش ہمیں مہیا نہیں کئے، عیش کرنے کے سامان مہیا نہیں کئے، صرف ایک سچائی ہے جو ہمیں دی ہے۔ اگر وہ بھی جاتی رہے تو کس قدر بدقسمتی ہو گی اور ہم اس فضل کو اپنے ہاتھ سے پھینک دینے والے ہوں گے جو تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو اسلام دیا، اخلاقِ فاضلہ دیئے اور نمونے سے بتا دیا کہ ان پر عمل ہو سکتا ہے۔

پھر آپ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مارٹن کلارک نے عدالت میں یہ دعویٰ کیا کہ میرے قتل کے لئے مرزا صاحب نے ایک آدمی بھیجا ہے۔ مسلمانوں میں علماء کہلانے والے اُس کے ساتھ اس شور میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو اس مقدمہ میں آپ کے خلاف شہادت دینے کے لئے بھی آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت الہاماً بتا دیا تھا کہ ایک مولوی مقابل پر پیش ہو گا مگر اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل کرے گا۔ لیکن باوجود اس کے کہ الہام میں اس کی ذلت کے متعلق بتا دیا گیا تھا اور الہام کے پورا کرنے کے لئے ظاہری طور پر جائز کوشش کرنا بھی ضروری ہوتا ہے مگر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے خود مولوی فضل دین صاحب نے جو لاہور کے ایک وکیل اور اس مقدمے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پیروی کر رہے تھے، سنایا کہ جب میں نے ایک سوال کرنا چاہا جو ذاتی سوال تھا، جس سے مولوی محمد حسین کی ذلت ہوتی تھی۔ مطلب اس وجہ سے ذات پر اُن کے حرف آتا تھا۔ تو آپ نے مجھے اس سوال کے پیش کرنے سے منع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ایسے سوالات کو برداشت نہیں کر سکتے۔ مولوی فضل دین صاحب نے کہا کہ اس سوال سے آپ کے خلاف مقدمہ کمزور ہو جائے گا اور اگر یہ نہ پوچھا جائے تو آپ کو مشکل پیش آئے گی۔ مگر آپ نے فرمایا کہ نہیں، ہم اس سوال کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ جو وکیل تھے مولوی فضل دین، یہ احمدی نہیں تھے بلکہ حنفی تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وکیل تھے اور آپ کی طرف سے مقدمہ لڑ رہے تھے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ حنفیوں کے لیڈر بھی تھے یہ، انجمن نعمانیہ وغیرہ کے سرگرم کارکن تھے، اس لئے مذہبی لحاظ سے تعصب رکھتے تھے مگر جب بھی کبھی غیر احمدیوں کی مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات پر کوئی حملہ کیا جاتا تو وہ پُر زور تردید کرتے اور کہتے کہ عقائد کا معاملہ الگ ہے لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ آپ کے اخلاق ایسے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور اخلاق کے لحاظ سے میں نے ایسے ایسے مواقع پر اُن کی آزمائش کی ہے کہ کوئی مولوی وہاں نہیں کھڑا ہو سکتا تھا جس مقام پر آپ کھڑے تھے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ جس خدا نے قبل از وقت مولوی محمد حسین صاحب کی ذلت کی خبر آپ کو دی تھی، اُس نے ایک طرف تو آپ کے اخلاق دکھا کر آپ کی عزت قائم کی اور دوسری طرف غیر معمولی سامان پیدا کر کے مولوی صاحب کو بھی ذلیل کر دیا اور یہ اس طرح ہوا کہ وہی ڈپٹی کمشنر جو پہلے سخت مخالف تھا اُس نے جونہی آپ کی شکل دیکھی، اُس کے دل کی کیفیت بدل گئی اور باوجود اس کے کہ آپ ملزم کی حیثیت سے اُس کے سامنے پیش ہوئے تھے اُس نے کرسی منگوا کر اپنے سامنے بچھوائی اور اس پر آپ کو بٹھوایا۔ جب مولوی محمد حسین صاحب گواہی دینے کے لئے آئے، چونکہ وہ اس امید پر آئے تھے کہ شاید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہتھکڑی لگی ہوئی ہو گی یا کم سے کم آپ کو ذلت سے کھڑا کیا گیا ہو گا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجسٹریٹ نے اپنے ساتھ کرسی پر بٹھایا ہوا ہے تو وہ غصہ سے مغلوب ہو گئے اور جھٹ مطالبہ کیا کہ مجھے بھی کرسی دی جائے۔ اس پر عدالت نے کہا کہ نہیں۔ آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا۔ جب انہوں نے اصرار کیا تو جج نے اُن کو بڑا سخت ڈانٹا۔

(خطبات مسرور جلد 11 صفحہ 666-668)

(خطبہ جمعہ 29/ نومبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اِتمامِ حجت

(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا
ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے
تری اک روز اے گستاخ! شامت آنے والی ہے

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

بہت بڑھ کے باتیں کی ہیں تُو نے اور چھپایا حق
مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو! اب یہ کرامت آنے والی ہے

خدا ظاہر کرے گا اک نشاں پُر رعب و پُر ہیبت
دلوں میں اس نشاں سے استقامت آنے والی ہے

خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

(درثمین صفحہ 94)

دعا کا تحفہ

نماز تہجد کی دُعا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

(ابو داؤد کتاب الادب)

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اے اللہ مَیں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ مجھے علم میں بڑھا اور میرے دِل کو ٹیڑھا نہ کر دینا بعد اس کے کہ تو نے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور مجھے اپنے حضور سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 67)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21/ اکتوبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

اللہ تعالیٰ کرے کہ افراد جماعت امریکہ کے اخلاص و وَفاء کا معیار ہمیشہ بڑھتا رہے اور یہ تبدیلی عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ کے لئے ہو

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد گزشتہ دنوں امریکہ کی بعض جماعتوں کے دورہ کی بابت ارشاد فرمایا: یہ دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و خوبی سے ہوا۔

ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھنے میں آئے

اپنوں پر بھی اِس دورہ کا نیک اثر قائم ہوا اَور غیروں پر بھی۔ ایک خادم نے اپنے دوست سے کہا: میرے ذہن میں جماعت اور خلافت کے متعلق کچھ باتیں پیدا ہو رہی تھیں، کچھ تحفظات تھے جو اَب اِس دورہ کی وجہ سے بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ اِس طرح کے بہت سے مثبت تأثرات ہیں، پھر لوگوں، بچوں، عورتوں اور مَردوں کے ملاقات کے بعد جوجذباتی تأثرات ہوتے تھے، اِن کی اپنی ایک لمبی فہرست ہے۔ پھر زائن، ڈیلس اور میری لینڈ میں بھی نمازوں پر عورتوں، بچوں، مَردوں کی کافی تعداد میں حاضری ہوتی تھی اور جس طرح وہ میرے آتے جاتے وقت اپنے جذبات کا اظہار کرتے، صاف نظر آ رہا ہوتا تھا کہ اِن کے دلوں میں خلافت سے محبت وتعلق اور اخلاص و وَفاء ہے۔ پڑھے لکھے، امیر اور دنیاوی لحاظ سے مصروف لوگ بھی نماز کے لئے کئی کئی گھنٹے لائن میں آ کر لگ جاتے تھے تا کہ مسجد میں جگہ مِل جائے، یہ نہیں کہ فارغ لوگ ہیں جو آ گئے۔ یہ تبدیلی یا یہ رَویہ اِس بات کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین اور جماعت کی محبت، خلافت سے تعلق اِن کے دلوں میں ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جماعت پر

ہر جگہ نمازوں کی حاضری انتظامیہ کی توقعات سے بہت بڑھ کر ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ کرے کہ مسجدوں سے یہ تعلق اور عبادتوں کی فکر اِن میں دائمی ہو جائے اور مسجدیں ہمیشہ آباد رہیں۔جس طرح اخلاص و وَفاء کے نظارے افراد جماعت نے دکھائے ہیں وہ ہمیشہ اِن میں قائم رہیں۔ امریکہ جیسے ملک میں لوگوں کا خیال ہے کہ لوگ دین کو بھول جاتے ہیں لیکن مجھے تو اکثریت میں اِس طرف توجہ اور فکر نظر آئی، مالی قربانیوں میں کمزور بھی اپنے، اپنے بچوں اور نسلوں کے لئے دین اور خلافت سے جُڑے رہنے کی خاص طور پر دعاء کے لئے درخواست کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے غیروں کے دلوں پر بھی غیر معمولی اثر ڈالا

حضور انور ایدہ اللہ نے غیروں کے تأثرات بیان کرنے سے قبل ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے غیروں کے دلوں پر بھی غیر معمولی اثر ڈالا ہے، اللہ تعالیٰ اِن لوگوں کے سینے مزید کھولے اور یہ لوگ سچائی کو پہچاننے والے بھی بن جائیں۔ زائن میں بننے والی مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر استقبالیہ تقریب میں 161غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی، اِن میں کانگریس مین، کانگریس وومن، میئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، اسکیورٹی اداروں کے نمائندگان اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے تھے۔

تو یہ امید غیروں کو بھی ہم سے ہو رہی ہے

حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کرنے والے میئر آنریبل Billy McKinney کے تأثرات: میرے لئے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی رہنماء کو مسجد فتح عظیم کے موقع پر زائن شہر میں خوش آمدید کہنا اِنتہائی اعزاز کی بات ہے، یہاں زائن میں ہمارا نصب العین (Historic Past and Dynamic Future) ہے اور ہمارے شہر کے قلب میں یہ خوبصورت مسجد اِس ماٹو کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ خواہش اور دعاء ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمیشہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پُل کا کام کرے۔حضور انور ایدہ اللہ کو میئر شہر نے بڑے جذباتی انداز میں کہا: آج آپ نے مجھے speechless کر دیا اور آپ کی موجودگی کا احساس بہت عمدہ ہے۔

نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ انسانیت کی بھی فتح

Dr.Katrina Lantos Swett (صدر لینٹس فاؤنڈیشن برائے انسانی حقوق و انصاف) کے تأثرات: مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی مَیں احباب جماعت کے ساتھ ملتی ہوں تو میری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہاں زائن میں ہونے والے مباہلہ کے بارہ میں سُن کر بہت حیرت ہوئی کہ اُس زمانہ میں جبکہ موبائل فون، کمپیوٹر اور دیگر ذرائع مواصلات موجود نہیں تھے اُس وقت بھی اِس مقابلہ کو اتنی تشہیر ملی۔ ایک نظریہ ڈاکٹر جان ڈووی کا تھا جس کی بنیاد نفرت، باہمی تفریق اور تعصب پر تھی اور دوسرا نظریہ بانیٔ جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کا تھا جو کہ باہمی عزت اور بُردباری پر مشتمل تھا اور ایک ایسی شخصیت کی طرف سے تھا جنہوں نے اِس کا نتیجہ کلیۃً اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ رکھا تھا، پھر نتیجۃً ہم جانتے ہیں کہ اِس مباہلہ میں کس کی فتح ہوئی اور یقیناً یہ مسجد جس کا اَب افتتاح ہونے جارہا ہے، جس کا نام فتح عظیم مسجد رکھا گیا ہے، اِس کا مطلب ایک عظیم الشان فتح ہے جو اُس مباہلہ میں جماعت احمدیہ اور بانیٔ جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔ لیکن میرے خیال میں ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ انسانیت کی بھی فتح تھی کیونکہ اِس سے باہمی عزت، محبت اور تحمل کی بھی فتح ہوئی جس کا نمونہ اب ہم اِس عظیم الشان جماعت میں دیکھتے ہیں۔

ہم جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے ڈیلس میں بیت الاکرام مسجد کی افتتاحی تقریب کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اِس تقریب میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 140غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ Carl Clemencich ایلن شہر کی سٹی کونسل کے ممبر جنہیں حضور انور ایدہ اللہ کو شہر کی چابی پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، اُنہوں نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا: آج مسجد بیت الاکرام کے افتتاح کی تاریخی تقریب میں شامل ہونا بڑے اعزاز کی بات ہے۔۔۔ ہم جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہیں جس میں غرباء کو کھانا تقسیم کرنا، ضرورتمندوں کے لئے کپڑے جمع کرنا اور بہت سے دیگر مواقع پر اِس علاقہ کے ضرورتمند رہائشیوں کی مدد کرنا شامل ہے۔ یہ ایلن شہر کی خوش قسمتی ہے کہ ایک امن پسند اور خدمت انسانیت کا جذبہ رکھنے والی کمیونٹی نے اِس شہر کو اپنایا۔

خلیفہ کو دیکھ کر، اُن کی باتیں سُن کر بہت سکون ملا

نارتھ چرچ Presbyterian سے ایک خاتون مہمان Beverly McCord نے کہا: خلیفہ کو دیکھ کر، اُن کی باتیں سُن کر بہت سکون ملا۔ کسی کو عالمی امن کے لئے اِس طرح کوشش کرتے ہوئے نہیں دیکھا، بہت اچھا احساس ہے۔ اگر لوگ اپنی خود غرضی، کسی پڑوسی پر غلبہ پانے یا کسی دوسرے کے علاقہ پر قبضہ کرنے یا کسی پر ظلم کرنے کے ایجنڈا کی بجائے اِس پیغام کو سُنیں تو دنیا میں امن ہوسکتا ہے۔ کاش! ہم امن کو فروغ دینے والی مزید تقاریر سُن سکیں اور لوگوں کو یاد دلاتے رہیں کہ اُنہیں ہمیشہ امن کی پیروی اور کام کرنا چاہئے۔

مسجد بیت القیوم فورٹ ورتھ

حضور انور ایدہ اللہ نے اِس جگہ جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: پونے پانچ ایکڑ رقبہ پر محیط اِس اچھی جگہ میں 13ہزار مربع فٹ کی ایک عمارت بھی موجود ہے، جس میں Multi-Purpose ہالز، دفاتر اور لابیز شامل ہیں، یہاں بہرحال ایک گنبد اور دو مینار تعمیر کرنے کا پروگرام ہے تا کہ مسجد کی شکل دے دی جائے۔

مسجد فتح عظیم زائن میں بحوالہ مُباہلہ لگائی گئی نمائش

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجموعہ ٔ اشتہارات جِلد سوم میں بتیس اخبارات کے نام لکھے اور ساتھ تحریر فرمایا: یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے، اِس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہو گا۔ چنانچہ جماعت امریکہ نے اِس حوالہ سے مزید تحقیق کی اور اخبارات تلاش کئے، اِن بتیس اخبارات کے علاوہ جن کا آپؑ نے ذکر فرمایا ہے، مزید 128 اخبارات ایسے ملے جن میں ڈووی کو دیئے جانے والے چیلنج مباہلہ کا ذکر ہے۔ اِس طرح اُس زمانہ میں امریکہ کے اِن اخبارات کی کُل تعداد 160 تک چلی گئی ہے جنہوں نے یہ بیان دیا۔ تمام اخبارات ڈیجیٹل شکل میں مسجد فتح عظیم کے ساتھ لگائی جانے والی نمائش میں موجود ہیں اور لوگوں نے آ کر دیکھے۔

دورۂ زائن اور افتتاح مسجد فتح عظیم کی وسیع پیمانہ پر کوریج

امریکن نیوز ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس نے حضور انور ایدہ اللہ کے دورۂ زائن اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالہ سے مضمون بعنوان ’’زائن کی مسجد کی بنیاد دو نبیوں کے درمیان ایک صدی پرانا مباہلہ ہے‘‘ بھی شائع کیا جو کہ اِس کے ٹاپ دس اہم ترین مضامین میں شامل تھا اور یہ امریکہ کے 200اخبارات میں پرنٹ اور 176 آن لائن اخبارات میں شائع ہوا۔ اِس میڈیا آؤٹ لیٹ کی ویب سائٹ کے مطابق تقریبًا دنیا کی آدھی آبادی اِس کے قارئین ہیں۔ یہ مضمون مجموعی طور پر دنیا کے 13 ممالک کے 412 آؤٹ لیٹس اور اخبارات میں شائع ہوا بشمول واشنگٹن پوسٹ، اے بی سی نیوز، ٹورانٹو اسٹار، دی ہِل اور بہت سے دوسرے مشہور اخبارات ہیں۔ اِس کے علاوہ کینیڈا میں دورۂ زائن اور افتتاح مسجد فتح عظیم کی بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی اور 8 لاکھ 57 ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا۔ امریکہ، کینیڈا کے علاوہ یو کے، یونان، سیرالیون، تائیوان، انڈیا، ہانگ کانگ، پیرو، فلپائن، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ اور ویتنام کی آن لائن اخبارات نے بھی کوریج دی۔ مزید برآں اِس فنکشن کی بذریعہ ٔ ایم ٹی اے افریقہ بھی لائیو کوریج دی گئی، زائن اور ڈیلس میں تقاریب کے موقع پر خطابات گیمبیا اور سیرالیون نیشنل نیز سینیگال ٹی وی پر لائیو نشر ہوئے اور اِس کو لکھوکھا اَفراد نے دیکھا۔حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ ٔ ثانیہ سے قبل ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اِس دورہ کو ہر لحاظ سے اپنے فضلوں سے نوازا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آئندہ بھی نوازتا رہے۔

(قمر احمد ظفر۔ نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن جرمنی)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30؍ستمبر 2022ء بمقام مسجد فتح عظیم، زائن، یو ایس اے

مسجد فتحِ عظیم صیحون امریکہ کے افتتاح کے موقع پر احبابِ جماعت کو مساجد کے حقوق ادا کرنے نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین

’’ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں ... جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

آج سے ایک سو بیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس جھوٹے دعوے دار اور دشمنِ اسلام کی ہلاکت کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اس کا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی

اے مسیح محمدی کے غلامو! ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے کا دن ہو گا

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

آج آپ یہاں زائن (Zion) کی مسجد کے افتتاح کے لیے جمع ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ امریکہ کو توفیق دی کہ اس مسجد کی تعمیر کرے اور اس شہر میں کرے جو جماعت کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دو دن پہلے ایک جرنلسٹ نے مجھ سے سوال کیا کہ یہ مسجد یہاں کے لیے اتنی اہم کیوں ہے؟ مسجد تو ہمارے لیے ہر ایک اہم ہوتی ہے۔ میں نے اسے یہی کہا تھا۔ تمام مساجد ہی ہمارے لیے اہم ہیں۔ اس کا خیال تھا کہ صرف اس مسجد کے لیے خاص طور پر میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے کہا پہلے بھی میں مساجد کے افتتاح کے لیے جاتا رہتا تھا۔ تو بہرحال اس کو میں نے کہا کہ اس مسجد کی ایک اہمیت بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ مسجد اس شہر میں تعمیر ہوئی ہے جو ایک مخالفِ اسلام کا آباد کیا ہوا شہر ہے اور جن لوگوں کو تاریخ سے دلچسپی ہے وہ اس تاریخ کے جاننے کی کوشش کریں گے اور کیونکہ جماعت کے علاوہ تو کوئی اس شہر کی تاریخ کو نہیں جانتا، نہ ڈوئی کو جانتا ہے۔ اس تاریخ کے بتانے کے لیے ایک نمائش کا اہتمام بھی جماعت نے کیا ہوا ہے۔ جس سے اس تاریخ پر روشنی پڑتی ہے جو جماعت کے نزدیک اس شہر کی اہمیت ہے اور جن کو دلچسپی ہے وہ اس نمائش سے کچھ حد تک فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔ شاید وہ کل اس بارے میں آرٹیکل بھی لکھے گی۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا اس شہر کی تاریخی اہمیت اور ایک نام نہاد دعوے دار اور اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف غلط زبان استعمال کرنا اور پھر اس کا خاتمہ ہونا اور اس شہر میں جماعت کا قائم ہونا ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والا بناتا ہے اور بنانا چاہیے اور اس کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ہم اس شہر کے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے باوجود اس کے کہ شروع میں کونسل نے مسجد کی تعمیر کی مخالفت کی تھی، بنانے سے انکار کر دیا تھا۔ لوگ ہمارے حق میں کھڑے ہوئے اور کونسل کو مجبور کیا کہ وہ ہمیں مسجد کی تعمیر کی اجازت دے دے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یہ ارشاد ہے کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہے۔

(سنن الترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک حدیث ۱۹۵۴)

پس اس ارشاد کے تحت ہمیں خدا تعالیٰ، اس عظیم خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کی توفیق دی۔ پس اس لحاظ سے

ہم احمدیوں کے لیے ایک صرف خوشی کا دن نہیں ہے بلکہ انتہائی شکر گزاری کا دن بھی ہے۔ اس خدا کی شکر گزاری کا دن جس نے ہمیں مسجد کی تعمیر کے ساتھ زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی سچائی کا بھی زندہ نشان دکھایا۔

تاریخ کے اوراق میں بھی، جو اس زمانے کی تاریخ ہے اس میں سے بھی چند باتیں میں بیان کروں گا جس سے اس اہمیت کا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا اور لوگوں کے اس کو تسلیم کرنے کا پتہ چلتا ہے اور جتنا ہم شکر گزار بنیں گے اتنا ہی خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے نوازتا رہے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے نشان ہم پر کھلتے جائیں گے۔

پس یہ ہماری شکر گزاری کی حالت ہے جو ہمیں ان نشانوں کی سچائی کا گواہ بنائے گی۔ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں، جماعت کی ترقی کے بے شمار وعدے ہیں وہ آپ کو جماعت کی ترقیات دکھائے گا۔ دکھائے اور دکھا رہا ہے اور آئندہ دکھائے گا لیکن

ہم ان ترقیات کے دیکھنے اور ان کا حصہ بننے کے حق دار تب ہوں گے جب ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو بجالانے والے ہوں گے اور اس کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔

بے شمار وعدے ہیں جو ہم نے اپنی زندگیوں میں پورے ہوتے دیکھے۔ اللہ تعالیٰ اپنے وقت پر ہر وعدے کے پورا ہونے کے نظارے دکھاتا ہے۔ یہ وعدوں کے پورا ہونے کا نظارہ نہیں تو اَور کیا ہے کہ

آج سے ایک سو بیس سال پہلے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جس جھوٹے دعویدار اور دشمنِ اسلام کی ہلاکت کی پیش گوئی آپؑ نے فرمائی تھی آج اس کے شہر میں جس کے بارے میں اس کا اعلان تھا کہ کوئی مسلمان یہاں داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ عیسائی نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دی۔

پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے کام۔ ایک ارب پتی اور دنیاوی جاہ وحشمت رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا کر دیا، ختم کر دیا اور پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہنے والے اپنے فرستادے کا دعویٰ جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ساتھ کیا گیا تھا۔ دنیا کے دو سو بیس ممالک میں گونجنے کے سامان پیدا کر دیے۔ لیکن کیا یہاں ہمارا کام ختم ہو جاتا ہے؟ کیا یہی کافی ہے کہ امریکہ کے ایک چھوٹے سے شہر میں ہم نے مسجد بنا لی اور جماعت

کو ترقی مل گئی؟ نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے تو اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو میدانِ عمل بنایا ہے۔

ہم نے تو چھوٹے شہر، بڑے شہر اور ملکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لانا ہے۔ ہم اگر اپنے وسائل دیکھیں تو یہ بڑا وسیع کام نظر آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سب کے باوجود ہمارے سپرد یہ کام کیا ہوا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ ہے لیکن آپؑ نے فرمایا یہ سب کام جو کیے جا رہے ہیں یہ تو ہماری معمولی کوشش ہے۔ اس کے ساتھ اصل میں تو دعاؤں کی ضرورت ہے،

دعاؤں سے یہ کام ہونے ہیں۔

پس اس اہم بات کو ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں اور مساجد کی تعمیر بھی اس لیے ہوتی ہے کہ اس میں عبادت کے لیے لوگ جمع ہوں۔ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ جمعوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ دنیا کے لہو ولعب اور کاموں میں اپنی عبادتوں کو نہ بھول جائیں۔ اگر ہم اپنی عبادتوں کو بھول گئے تو یہ مسجد بنانا صرف ایک ظاہری ڈھانچہ کھڑا کرنا ہے۔ دنیا کو ہم بتا رہے ہوں گے کہ یہاں مسلمانوں کی ایک مسجد بن گئی ہے، لیکن ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قابل نہیں ہوں گے کہ اس مسجد کی برکات سے فیض پانے والے ہوں یا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپؑ نے تو فرمایا ہے کہ مسلسل دعاؤں سے میرے مددگار بنو، تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔

پس آج ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ مقبول دعاؤں کے لیے اپنی عبادتوں کو زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اپنے بچوں کو بھی عبادت کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کریں۔ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں اور اس سے مزید فتوحات کی بھیک مانگیں۔ کتنے خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جن کو یہ سب کچھ حاصل ہو جائے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش برستا دیکھیں۔

اگر ہم اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں گے، دین کو دنیا پر مقدم کریں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جو وعدے ہیں انہیں اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھیں گے۔

پس ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں آ کر دنیا میں نہ کھو جائیں۔ اب گزشتہ کچھ عرصہ سے نئے اسائلم سیکر بھی یہاں آئے ہیں پس دنیا میں نہ ڈوب جائیں۔ یہاں ہر تعمیر ہونے والی مسجد ایک نیا جوش اور ولولہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہمارے اندر پیدا کرنے والی ہونی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے وعدے پورے فرمانے ہیں۔ یہ نہ ہو کہ ہمارے عملوں کی وجہ سے ان کے پورا ہونے کا وقت دُور ہو جائے یا وہ کسی اَور کے ذریعہ سے، بعد میں آنے والے لوگوں کے ذریعہ سے پورے ہوں اور ہم محروم رہ جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کا اسلام کی فتح کا وعدہ تھا اور اللہ تعالیٰ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیارا کون نبی ہو سکتا تھا اور ہے لیکن کیا اس کے باوجود جنگِ بدر کے موقع پر آپ کی گریہ وزاری، عجز، خوف، خشیت اور دعا ایک عظیم مقام پر نہیں پہنچی ہوئی تھی؟ اس قدر گریہ وزاری تھی کہ آپؐ کی چادر بار بار کندھے سے اتر جاتی تھی اور پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! فتح ونصرت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو پھر آپؐ اس قدر بے چینی کا کیوں اظہار فرما رہے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ فتوحات میں بھی مخفی شرائط ہوتی ہیں اس لیے میرا کام نہایت تضرع سے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد مانگنا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 11)

اور پھر دشمن کے مختلف مواقع پر بار بار حملوں اور ہر طرح سے نقصان پہنچانے کے باوجود

چند سالوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے جو فتح دی

اس جیسی فتح عظیم نہ تاریخ نے دیکھی نہ سنی

کہ جان کے دشمن نہ صرف مسلمان ہو گئے بلکہ آپؐ کے عاشق بن گئے، اپنی جانیں آپ پر نچھاور کرنے کی عملی تصویر بن گئے۔ دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ کوئی دشمن ہماری لاشوں پر سے گزرے بغیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچ سکتا اور جن کی قسمت میں ذلت و رسوائی لکھی تھی، انہیں اللہ تعالیٰ نے تباہ وبرباد کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تھیں جو یہ انقلاب لائیں۔

(ماخوذ از برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 11)

پس آج بھی فانی فی اللہ کے غلامِ صادق کی دعائیں ہی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو کر دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گی

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو اپنی دعاؤں اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔

آج ہم اس مسجد میں بیٹھے ہیں، اس کا افتتاح کر رہے ہیں، اس کا نام بھی ’’فتحِ عظیم‘‘ مسجد رکھا ہے اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام اور پیش گوئی کے حوالے سے رکھا گیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر ڈوئی کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی تھی اور آپؑ نے فرمایا تھا کہ یہ نشان جس میں فتح عظیم ہو گی عنقریب ظاہر ہو گا۔ (ماخوذ از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 511 حاشیہ) اور دنیا نے دیکھا کہ پندرہ بیس دن کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاک کر دیا اور بڑی ذلت سے ہلاک کر دیا۔ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس سے کیا سلوک کیا وہ ایک علیحدہ تفصیل ہے۔ بہرحال اس کی ہلاکت کے نشان کو اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر آپؑ نے فتح عظیم قرار دیا اور آج اس کا اگلا قدم ہے جو اس شہر میں ہم مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں۔ آپؑ کے الہام کے ایک حصہ کو ہم نے تقریباً ایک سو پندرہ سال پہلے پورا ہوتے دیکھا اور اس کا اگلا قدم ہم آج پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ایک سو پندرہ بیس سال پہلے اس وقت کے اخباروں نے جو دنیاوی اخبار ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چیلنج کو اپنے اخباروں میں جگہ دی اور پھر اس کی ہلاکت کی بھی خبر دی۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا نشان تھا جسے دنیا نے مانا۔ ایک اخبار کے کچھ حصہ کا میں یہاں ذکر کر دیتا ہوں، زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔ 23/جون 1907ء کے The Sunday Herald Boston نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف لکھا۔ پھر آپؑ کا دعویٰ اور چیلنج لکھا۔ پھر ڈوئی کے حوالے سے لکھا۔ اسی اخبار کے کچھ الفاظ میں پیش کر دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے، اس نے ہیڈنگ یہ جمایا۔

عظیم ہے مرزا غلام احمد جو مسیح ہے جنہوں نے ڈوئی کے عبرتناک انجام کی خبر دی

اور اب وہ طاعون سیلاب اور زلزلے کی پیشگوئی کر رہے ہیں۔ یہ کہتا ہے کہ اگست کے تئیس دن گزرے تھے جب قادیان ہندوستان کے مرزا غلام احمد نے الیگزینڈر ڈوئی جو ایلیا ثانی کہلاتا تھا، اس کی موت کی خبر دی جو گزشتہ مارچ میں پوری ہو گئی۔ پھر کہتا ہے کہ یہ انڈین آدمی دنیا کے مشرقی علاقوں میں کئی سالوں سے شہرت رکھتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ آخری زمانے میں جس سچے مسیح نے آنا تھا وہ میں ہوں اور خدا تعالیٰ نے اسے عزت بخشی ہے۔ امریکہ میں پہلی دفعہ اس کا ذکر 1903ء میں ہوا جب ایلیا سوم کے ساتھ اس کا تنازعہ منظرِ عام پر آیا۔ ڈوئی کی وفات کے بعد سے انڈین نبی نے شہرت کی بلندیوں کو چھوا ہے کیونکہ اس نے ڈوئی کی وفات کا بتایا تھا کہ اس کی یعنی مرزا صاحب کی زندگی میں ہی نہایت دکھ اور تکلیف کے ساتھ اس کی وفات ہو جائے گی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس نے لکھا ہے کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور سراحتاً یا اشارۃً میرے مقابل پر کھڑا ہو گا، تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔

پھر کہتا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے لکھ رہا ہے کہ دیکھو اگر مسٹر ڈوئی اس مقابلے سے بھاگ گیا تو آج مَیں تمام امریکہ اور یورپ کے باشندوں کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں کہ یہ طریق اس کا بھی شکست کی صورت سمجھی جائے گی اور نیز اس صورت میں پبلک کو یقین کرنا چاہیے کہ یہ تمام دعویٰ اس کا الیاس بننے کا محض زبان کا مکر اور فریب تھا اور اگرچہ وہ اس طرح موت سے بھاگنا چاہے گا، لیکن درحقیقت ایسے بھاری مقابلے سے گریز کرنا بھی ایک موت ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ اس کے صیحون پر جلد تر ایک آفت

آنے والی ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں سے ضرور ایک صورت اسے پکڑ لے گی۔ اب میں اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے قادر اور کامل خدا! جو ہمیشہ نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا ہے اور ظاہر ہوتا رہے گا، یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانہ میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسان کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دُور جا پڑے ہیں۔

پھر اخبار لکھتا ہے کہ شروع میں ڈوئی نے مشرق بعید کی طرف سے اس چیلنج پر کوئی عوامی توجہ نہیں دی لیکن 26/ستمبر 1903ء کو اس نے اپنے زائن سٹی پبلیکیشن میں کہا کہ لوگ بعض دفعہ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اس طرح کی چیزوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ کہتا ہے کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ان مکھیوں اور مچھروں کا جواب دینا چاہیے۔ اگر میں اپنے پاؤں ان پر رکھ دوں تو انہیں کچل دوں۔ میں انہیں موقع دیتا ہوں کہ اڑ جائیں اور زندہ رہیں۔ صرف ایک دفعہ اس نے کسی بھی طرح سے یہ ظاہر کیا کہ اسے مرزا غلام احمد کے وجود کا علم ہے۔ اس نے مرزا صاحب کا بیوقوف محمدی مسیح کے نام سے ذکر کیا۔ نعوذ باللہ اور 12/دسمبر 1903ء کو وہ لکھتا ہے اگر میں خدا کا نبی نہیں ہوں تو خدا کی زمین میں اَور کوئی بھی نہیں۔ اس کے بعد آنے والے جنوری میں اس نے لکھا کہ میرا کام یہ ہے کہ لوگوں کو مشرق، مغرب، شمال اور جنوب سے باہر نکالنا ہے اور انہیں اس اور دوسرے صیحونی شہروں میں آباد کرنا ہے اس وقت تک جب تک مسلمانوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اللہ ہمیں وہ وقت دکھائے۔ یہ اس ڈوئی نے لکھا جبکہ مرزا صاحب نے اسے سختی سے چیلنج کیا۔

اخبار پھر لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے سختی سے اسے چیلنج کیا کہ اللہ سے دعا کرو کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے ہلاک ہو جائے۔ ڈوئی اس حالت میں مرا کہ اس کے دوست اسے چھوڑ کر جانے لگے اور قسمت خراب ہوگئی۔ وہ فالج اور جنون جیسے امراض میں مبتلا ہو گیا اور اسے عبرت ناک موت ملی۔

اس کے ساتھ صیحون شہر اندرونی اختلافات کے باعث تباہ و برباد ہو گیا۔ مرزا صاحب سامنے آئے ہیں اور انہوں نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ وہ چیلنج یا پیشگوئی جیت گئے ہیں اور وہ ہر سچائی کے طالب کو سچائی قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ وہ اس آفت کو جو اُن کے امریکہ مخالف پر پڑی خدائی انتقام کے ساتھ ساتھ خدائی انصاف کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک پیرو یعنی کوئی احمدی بیان کرتا ہے کہ دشمن کے مرنے پر خوشی نہیں کرنی چاہیے کہ ہم ڈوئی کی زندگی کے بعض مخصوص حالات کی طرف اشارہ کریں۔ اس طرح کی چیزیں ہمارے دماغوں میں بہت دور ہیں۔ ہم ان حقائق کو اپنے مقصد کے لیے اور مزید سچائی کے اظہار کے لیے شائع کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کا مقدس مذہب مُردوں کی برائی کرنے کی تعلیم نہیں دیتا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ حقائق کو اس وقت چھپا لیا جائے جب ان کا ظاہر کرنا معاشرے کے حق میں اور انسانیت، سچائی اور خدا کی خاطر ہو۔ پھر احمدی کے حوالے سے ہی لکھتا ہے کہ

ڈوئی پر مصائب نازل کر کے اور بالآخر اس کی بے وقت موت کے سبب غم اور عذاب نازل کر کے خدا تعالیٰ نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے جیسا کہ اس نے اپنے رسول کو اس واقعہ کے وقوع ہونے سے تین چار سال قبل بتا دیا تھا۔

(SUNDAY HERALD-BOSTON JUNE23,1907-MAGAZINE SECTION)

یہ ایک اخبار کا نمونہ ہے جو میں نے پیش کیا ہے۔ یقیناً یہ فتح تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی پر دلیل بھی تھی اور ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا

آپ علیہ السلام کا مشن تو بہت وسیع ہے۔ یہ تو ایک محاذ کی ایک جگہ کی فتح کا ذکر ہے۔

ہماری حقیقی خوشی تو اس وقت ہو گی، جب ہم دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے لائیں گے۔ اس کے لیے

ہمیں اب اس مسجد کے بننے کے ساتھ تبلیغ کے نئے راستے تلاش کرنے ہوں گے۔

مسیح محمدی کے دلائل کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہو گا۔ پہلے سے بڑھ کر اپنی عملی اور روحانی حالت کو بہتر بنانا ہو گا۔ جیسا کہ میں نے کہا اصل فتح عظیم تو فتح مکہ تھی۔ کیا فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین نے یا بعد کے مسلمانوں نے تبلیغ کے کام کو روک دیا تھا؟ کیا اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش نہیں کی تھی؟ جنگوں سے علاقے فتح نہیں کیے تھے؟ ہاں جنگیں بھی ہوئیں لیکن اس لیے نہیں کہ دین پھیلے بلکہ دل جیتے تھے جس سے قربانی کرنے والے لوگ گروہ در گروہ اسلام میں شامل ہوتے چلے گئے۔ پس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہونے والی فتح کو مستقل تبلیغ اور دعاؤں سے دائمی کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کا شمار ان آخرین میں ہوتا ہے جو پہلوں سے ملے۔ تو کیا پہلوں نے تبلیغ روک دی تھی؟ اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں میں بہتری روک دی تھی؟ عبادتوں کے معیار کم کر دیے تھے؟ جب تک یہ چیزیں مسلمانوں میں رہیں اسلام ترقی کرتا رہا اور

مسلمانوں پر زوال اس وقت آنا شروع ہوا جب دنیا غالب آنے لگی اور تقویٰ کے معیار گرنے شروع ہو گئے۔ عبادتوں کی طرف توجہ کم ہوتی چلی گئی

لیکن کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ تھا کہ قیامت تک اس دین کو قائم رکھنا ہے اور تمکنت عطا فرمانی ہے اس لیے آخری زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجے گا اور پھر مسیح موعود کو بھیجا اور آپؑ نے دنیا کو اپنی بعثت کی خبر دی اور باوجود وسائل نہ ہونے کے یورپ اور امریکہ اور دنیا کے کئی ملکوں میں آپ کا پیغام پہنچا اور ڈوئی کے حوالے سے ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ کس شان سے پہنچا۔ آپ علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا بیج بویا تھا وہ ایک شان سے دنیا میں پھیلتا پھولتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے بے شمار وعدے فرمائے ہیں۔ آپ کو الہاماً فرمایا: خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے۔ خدا تجھے غیر معمولی عزت دے گا۔ لوگ تجھے نہیں بچائیں گے پر میں تجھے بچاؤں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 442)

اور اس طرح کے بے شمار وعدے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے کیے اور جماعت کی ایک سو تینتیس سالہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے وعدے پورے فرماتا چلا جا رہا ہے۔ آج جو جماعت دنیا کے 220 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اس نے اس پیغام کو پہنچانے کے سامان فرمائے ہیں اور دنیا آج مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کے طور پر جانتی ہے۔ آپؑ نے ہر مخالف کو مقابل پر بلایا اور اسے راہِ فرار اختیار کرنے کے علاوہ چارہ نہ رہا یا اللہ تعالیٰ نے اسے تباہ و برباد کر دیا۔ ہاں

انبیاء کی جماعتوں کی مخالفتیں جاری رہتی ہیں لیکن دشمن جو چاہتا ہے وہ حاصل نہیں کر سکتا۔

یہی جماعت احمدیہ کے ساتھ ہو رہا ہے۔

کون سا زور ہے جو دشمن نے پورے وسائل اور طاقتوں کے ساتھ جماعت کو ختم کرنے کے لیے نہیں لگایا اور اب بھی لگا رہے ہیں۔ کمزور ایمان اس سے ٹھوکر بھی کھاتے ہیں لیکن ایک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہزاروں عطا فرماتا ہے۔

پس اگر ہمیں اخلاص کا دعویٰ ہے۔ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ وہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کے آنے کی پیش گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی، تو پھر ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس مسیح و مہدی کا مددگار بننا ہو گا۔ وہ نمونہ دکھانا ہو گا جو صحابہؓ نے دکھایا۔

ہم نے مسلمانوں کو بھی دینِ واحد پر جمع کر کے ان کے اندر سے تمام بدعات کو ختم کرنا ہے اور غیر مسلموں کو بھی اسلام کی خوبصورت

تعلیم سے آشنا کرواکر، انہیں خدائے واحد کی عبادت کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والا بنانا ہے

تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کر سکتے ہیں ورنہ ہمارے بیعت کے دعوے کھوکھلے ہیں۔ اس کے حصول کے لیے ہمیں اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے ہوں گے ورنہ مسجدیں بنانا تو بے مقصد ہے اور یہ تبھی ہوسکتا ہے جب ہم اپنی زندگی کے مقصد کو پہچانیں۔ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی کا مقصد خود معین نہیں کرسکتا۔ یہ خدا ہے جس نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) یعنی میں نے جن وانس کو عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی بے شمار مقامات پر وضاحت فرمائی ہے۔ ایک موقع پر آپؑ اس طرح وضاحت فرماتے ہیں: ’’اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ میں نے جن اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابض ارواح آ کر جان نکال لیتا ہے۔‘‘(ملفوظات جلد 7 صفحہ 177-178 ایڈیشن 1984ء) جب موت کا وقت آجاتا ہے۔ ہم جو زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں ہمارا تو یہ کام نہیں کہ اس طرح زندگی گزاریں۔ ہمیں تو اس زندگی کے مقصد کو پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے عبادت کا حق ادا کرنا چاہیے۔ اس خوبصورت مسجد کی طرف لوگوں کی توجہ تبھی پیدا ہوگی، تبھی ہم اسلام کا پیغام حقیقی رنگ میں آگے پہنچا سکیں گے، تبھی ہم مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرسکیں گے جب ہم اپنی کوششوں کو اللہ تعالیٰ کی مدد سے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم اپنی عبادتوں کے حق ادا کرنے والے نہ ہوں۔ پس ہر احمدی اس پر سوچے اور اس کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کرے کہ اس کی عبادت کے حق ادا کرنے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن سکیں۔

پس آج اس مسجد کا افتتاح عظیم تب بنے گا جب ہم اس حقیقت کو پہچان لیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے

ورنہ دنیا میں بے شمار مسجدیں ہیں جو خوبصورت ہیں۔ بہت اعلیٰ ہیں لیکن وہاں آنے والے اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے والے نہیں۔ عبادت صرف اتنی نہیں کہ جلدی جلدی پانچ نمازیں یا چند نمازیں ٹھونگے مار کر پڑھ لیں بلکہ عبادت یہ ہے کہ جو نماز کا حق ہے وہ ادا کیا جائے۔ اسے سنوار کر پڑھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تین چار مرتبہ، بار بار نماز پڑھنے کا اس لیے ارشاد فرمایا کہ آپؐ کے نزدیک وہ نماز کا حق ادا نہیں کر رہا تھا اور جس طرح سنوار کر نماز پڑھنی چاہیے اس طرح نہیں پڑھ رہا تھا۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءۃ للامام … حدیث ۵۷۰)

پس نمازوں کو بھی اس کا حق ادا کرتے ہوئے ادا کریں تو پھر اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ہمیں ملتا ہے اور اسی طرح عبادتوں کی مقبولیت تب ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے بندوں کا بھی حق ادا کیا جا رہا ہو۔ جو لوگوں کے حق مارنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کی نمازیں ان کے لیے ہلاکت کا سامان ہیں وہ ان کے منہ پر ماری جائیں گی۔ پس

ہمارا مقصد مسجدوں کو آباد کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے آباد کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے ادا کرنا ہے اور ہونا چاہیے۔

جس شخص کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج دیا تھا، وہ کیا چاہتا تھا؟ وہ دین کے نام پر دنیا میں اپنی حکومت چاہتا تھا۔ اس کے لیے اس نے مسیح علیہ السلام کا نام استعمال کیا۔ بڑے دعوے کیے کہ وہ مسیح محمدی کے ساتھ یہ کر دے گا وہ کر دے گا جیسا کہ میں نے ایک اخبار کے حوالے سے بیان کیا ہے اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دعا کا چیلنج دیا تو پھر اس کا انجام ظاہر ہو گیا۔ دنیا نے ہر طرح سے ڈوئی کی ذلت و رسوائی دیکھی۔ اتنا واضح نشان ظاہر ہوا کہ اخباروں نے بھی اعتراف کیا کیونکہ اس کے بغیر چارا نہیں تھا اور مرزا غلام احمد کو عظیم قرار دینے پر مجبور ہو گئے، لیکن کیا اس عظیم فتح کی خوشی میں ہم صرف ایک یادگار مسجد بنا دیں اور خوش ہو جائیں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے پھل کھائے اور کھا رہے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کو بھی انہی قدموں پر چلنے کی تلقین فرمائی ہے جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے راستے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چیلنج صرف ہلاک کرنے کے لیے نہیں دیا تھا بلکہ اسلام کی عظمت قائم کرنے کے لیے دیا تھا، دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے لیے دیا تھا۔ اس لیے دیا تھا کہ اب مسیح محمدی کی حکومت دنیا میں قائم ہونی ہے، جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرتے ہوئے خدائے واحد کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔

پس آج یہ ہمارا کام ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں کہ مسیح محمدی کے پیغام کو ملک کے کونے کونے میں پھیلا دیں یہ ہمارا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت ان پر ثابت کریں اور یہ کام اس وقت ہوگا جب ہم اپنا بھی خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے۔ تقویٰ میں بڑھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں… جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی روبہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 10 ایڈیشن 1984ء)

پس اپنی اندرونی صفائی بھی بہت ضروری ہے اور جب یہ اندرونی صفائی ہوگی تو تقویٰ پیدا ہوگا تو پھر دنیا دیکھے گی کہ نشانات پر نشانات ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور یہی وہ مقام ہے جہاں فتوحات کے مزید راستے کھلتے چلے جائیں گے۔ ان شاء اللہ اور یہی وہ حالت ہے کہ فتح عظیم کی حقیقت کو بھی ہم دیکھیں گے۔ پس

اے مسیح محمدی کے غلامو! ہر فتح کا نشان ہمارے اندر ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہونا چاہیے۔ پس یہ عہد کریں کہ آج کا دن ہمارے اندر ایک روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا۔

ہمارے بچوں کے لیے، ہماری نسلوں کے لیے بھی روحانی انقلاب لانے کا دن ہوگا اور ہونا چاہیے ورنہ ڈوئی کی ہلاکت سے یا اس شہر کے لوگوں کی ڈوئی کے نام سے عدم واقفیت سے ہمیں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے کہ ہم نے ان کو متعارف کرا دیا یہ جانتے نہیں تھے۔ فائدہ تو تبھی ہے جب اس فتح عظیم کی پیش گوئی کے پورا ہونے سے ہمارے اندر بھی ایک انقلاب پیدا ہو، ایک انقلاب عظیم پیدا ہو اور ہمارے اہل وطن بھی اور دنیا بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر ڈال لے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی قائل ہو جائے اور اس کے لیے ہر قربانی کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو یہ مقام حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2022ء صفحہ 5 تا 8)

مترجم: ابو سلطان

ڈائری عابد خان سے ایک ورق

اے چھاؤں چھاؤں شخص! تیری عمر ہو دراز

دورۂ جرمنی و ہالینڈ 2015ء کی چند ایمان افروز جھلکیاں

لوکل احمدیوں پر حضور انور کی ملاقات کے اثرات

30 مئی بروز ہفتہ ہم حضور انور کے دورۂ جرمنی 2015ء کے دوسرے ہفتے میں داخل ہوئے۔ دن میں حضور انور نے احمدی احباب سے فیملی ملاقاتیں فرمائیں اور ہمیشہ کی طرح حضور انور کی ملاقات کے چند لمحات کا برقی اثر مختلف عمر کے احمدی احباب پر خوب عیاں تھا۔

اس صبح میری ملاقات ایک احمدی دوست مکرم میاں عبدالاکبر (بعمر 40 سال) سے ہوئی جنہوں نے بتایا کہ جس وقت انہوں نے حضور انور کو دیکھا اور اپنی آنکھوں سے آپ کے اعلیٰ کردار کا مشاہدہ کیا تو انہیں اپنی کمزوریوں پر شرمساری محسوس ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات کے بعد انہیں احساس ہوا ہے کہ ’’جماعت خلافت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔‘‘

آپ کی اہلیہ مکرمہ ثناء عروج (بعمر 25 سال) کی ابھی ابھی حضور انور سے پہلی بار ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے بتایا کہ اگرچہ موسم گرم ہے حضور انور کی موجودگی میں وہ کپکپاہٹ محسوس کر رہی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ حضور انور سے ملاقات کے بعد ان کے جذبات کچھ یوں ہیں کہ وہ ہمیشہ کوشش کریں گی کہ اپنی اصلاح اور بہتری کی کوشش کریں۔

حضور انور کے ساتھ طلباء کی کلاس

اسی شام حضور انور نے یونیورسٹی میں زیر تعلیم احمدی طلبہ و طالبات کے ساتھ دو کلاسز کا انعقاد فرمایا۔ پہلی کلاس خدام جب کہ دوسری لجنہ کی ممبرات کے ساتھ منعقد ہوئی۔

خدام کی کلاس کے دوران میں، میں مسجد کی طرف بیٹھا ہوا تھا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد محترم نیشنل سیکرٹری صاحب تعلیم نے رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں احمدی طلباء نے دو presentations دیں۔ پہلی presentation ایک معین دل کی بیماری کے علاج کے حوالے سے تھی جبکہ دوسری nuclear waste کو حفاظت سے ٹھکانے لگانے کے متعلق تھی۔

دونوں presentations نہایت advanced تھیں اور اگر میں یہ کہوں کہ مجھے ان دونوں کا پچاس فیصد ہی سمجھ آیا ہوگا تو میں مبالغہ کر رہا ہوں۔

بعد ازاں میں نے قافلے کے دیگر ممبران سے بات چیت کی اور انہوں نے بھی اس بات کا اظہار کیا کہ وہ ان presentations کے جملہ نکات کو نہیں سمجھ سکے تاہم یہ بات نہایت واضح تھی کہ حضور انور نے ہر دو presentations کو نہایت احسن طور پر سمجھا تھا۔

حضور انور نے اس research کے بارے میں سوالات پوچھے اور جب دیگر طلباء نے سوالات کیے تو حضور انور نے presenter کی موجودگی میں خود جوابات سے نوازا۔ ایسے موقع پر یہ خوب عیاں تھا کہ حضور انور نے presenter کو ایک مشکل سوال کا جواب دینے سے بچا لیا تھا۔

اچھی صحت کے لیے حضور انور کی ہدایات

دل کی بیماری کے متعلق presentation کے بعد حضور انور نے اچھی صحت کو قائم رکھنے کے حوالے سے ہدایات سے نوازا۔ آپ نے فرمایا زیتون کا تیل دل کے لیے اچھا ہے اور یہ بھی کہ نئی تحقیق نے بتایا ہے کہ دہی بھی مفید ہے۔

حضور انور نے بتایا کہ جب آپ غانا میں قیام پذیر تھے تو آپ ملاحظہ فرماتے کہ لوگ کام پر جانے کے لیے چھ سے سات میل چلتے تھے جو انہیں قدرتی طور پر صحت مند رکھتا تھا۔ تاہم مغربی دنیا میں لوگ زیادہ تر اپنی گاڑیوں یا پبلک ٹرانسپورٹ پر انحصار کرتے ہیں۔ اس لیے قدرتی طور پر ہشاش بشاش نہ ہیں۔ اس لیے حضور انور نے فرمایا کہ لوگوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ لوگ جسمانی ورزش یا سرگرمیاں کرتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ گھوڑ سواری ایک اچھی سرگرمی ہے لیکن شہروں میں رہنے والوں کے لیے گھوڑ سواری کرنا مشکل ہے۔ اس لیے ایسے لوگوں کو کم از کم پیدل چلنا چاہیے یا سائیکلنگ کرنی چاہیے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو یوکے کے چند ایسے خدام کا علم ہے جنہوں نے سائیکلنگ کی وجہ سے اپنی صحت بہت اچھی کر لی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جو لوگ سگریٹ پیتے ہیں وہ اپنے آپ کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں اس لیے اگر کہیں ایسے خدام ہیں جو سگریٹ پیتے ہیں تو جماعت کو انہیں اس کے خطرے سے آگاہ کرنا چاہیے اور اس بری عادت کو چھوڑنے میں ان کی مدد کرنی چاہیے۔

حضور انور کا امیر صاحب (جرمنی) کے سوال کا جواب دینا

Presentations کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی خواہش ہے کہ دنیا انرجی سورسز کی مثبت ترقی میں آگے بڑھے۔ جیسے solar energy ہے اور خطرناک sources پر کم سے کم انحصار کریں جیسا کہ nuclear power ہے۔

presentation کے اختتام پر حضور انور نے ریسرچر کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے فرمایا کہ ان کی research انسانیت کی ایک خدمت ہے کیونکہ وہ nuclear waste کو احتیاط سے ٹھکانے لگانے کے ایسے طریقے کی تلاش میں ہیں جو انسانی زندگی کو خطرے میں نہ ڈالے۔

بعد ازاں حضور انور نے احمدی طلباء سے استفسار فرمایا کہ کیا ان کا احمدی ریسرچر سے کوئی سوال ہے۔ اگرچہ طلباء میں سے تو نہیں مگر امیر صاحب جرمنی جو میرے بائیں طرف تشریف فرما تھے، نے اپنا ہاتھ کھڑا کیا اور اس احمدی طالب علم سے سوال پوچھنے کی اجازت چاہی۔ محترم امیر صاحب نے کہا کہ چند سال قبل جرمن گورنمنٹ نے اعلان کیا تھا کہ ہمیشہ کے لیے نیوکلیئر energy کے استعمال کو ختم کر دیں گے اور انہوں نے اس احمدی researcher سے پوچھا کہ کیا وہ اس کے حق میں ہیں۔

امیر صاحب کا سوال سننے پر حضور انور مسکرائے اور اس سوال کا جواب خود عطا فرمایا، آپ نے فرمایا:

’’اگرچہ وہ اس کے حق میں ہے یا نہیں، میں یقینی طور پر اس کے حق میں ہوں اور اس پالیسی کی حمایت کرتا ہوں۔‘‘

امیر صاحب اس جواب سے بہت خوش ہوئے اور حضور انور کے بیان ارشاد فرمانے کے بعد اس احمدی ریسرچر کے لیے مزید کچھ کہنے کی کوئی گنجائش باقی نہ تھی۔

حضور انور کا اپنے تعلیمی دور کے متعلق تبصرہ

پھر طلباء کو حضور انور سے سوالات پوچھنے کا موقع ملا تو ایک طالب علم نے حضور انور سے پوچھا کہ وہ دور طالب علمی میں کیسے طالب علم تھے۔ اس

کے جواب میں آپ نے فرمایا:

’’میں پڑھائی میں بہت کمزور تھا اور میں صرف دعاؤں سے ہی پاس ہوتا تھا۔‘‘

ایک غمزدہ فیملی کے لیے حضور انور کی محبت

جب حضور انور اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کا تعارف ایک احمدی دوست مکرم نادر الطاف سے کروایا گیا میں چند قدم پیچھے تھا اور دیکھ رہا تھا کہ نادر صاحب بے اختیار رو رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے جب انہوں نے حضور انور کو اپنے نومولود بچے کے متعلق بتایا جو اٹھارہ دن قبل پیدا ہوا تھا اور نہایت تشویش ناک حالت میں ہسپتال میں زیر علاج تھا اور ایک لائف سپورٹ مشین پر زندہ تھا، جس کو ڈاکٹر جلد ہی اتارنے والے تھے۔ حضور انور نے نہایت شفقت سے اپنا ہاتھ مکرم نادر صاحب کے بازو پر رکھا اور ان کے بیٹے کی بیماری کے حوالے سے تفصیلات دریافت فرمائیں۔ چند لمحات کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور سے ملنے کے بعد نادر صاحب اب اس صدمے کو برداشت کرنے کے لیے تیار تھے اور اللہ کی رضا کو قبول کرنے کے لیے بھی تیار تھے۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ چند دنوں میں ہمیں پتہ چلا کہ وہ نومولود بچہ وفات پا گیا ہے (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ)۔ چند دنوں کے بعد اس نومولود بچے کی نماز جنازہ کا انتظام مسجد میں کیا گیا، جو حضور انور نے نماز ظہر اور عصر سے قبل ادا فرمائی۔

جب حضور انور (نماز جنازہ) پڑھانے کے لیے تشریف لائے تو نادر صاحب اپنے دو چھوٹے بچوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ اپنے بچوں کا حضور انور سے تعارف کرواتے ہوئے وہ بے حد جذباتی ہو گئے اور اس دوران وہ اپنے آنسو صاف کر رہے تھے۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ ان دونوں کی صحت بھی خراب رہتی ہے خاص طور پر ان کی بیٹی کی جس کی عمر دو سے تین سال ہے۔

نادر صاحب نے حضور انور سے دعا کی درخواست کی اور پھر حضور انور سے درخواست کی کہ وہ ان کی بیٹی کو اٹھائیں تا کہ وہ براہ راست خلیفہ وقت کی برکات سے مستفیض ہو سکے۔ اس پر نہایت مشفقانہ انداز میں حضور انور نے اس بچی کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کا ماتھا چوما۔ حضور انور کو اس قدر محبت اور شفقت سے اس معصوم بچی کو پیار کرتے دیکھنا یقیناً ایک جذباتی کر دینے والا لمحہ تھا اور ایسا منظر تھا جو میں کبھی نہیں بھول سکوں گا۔

پھر حضور انور نے اس بچے کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جب میں تابوت کے پاس سے گزرا تو حیران تھا کہ وہ کس قدر کمزور تھا اور یہ بہت تکلیف دہ تھا کہ اتنا چھوٹا سا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ احمدی مسلمان اس بات کے خوب شاہد ہیں کہ خلافت کی محبت ان کی تسکین کا ذریعہ ہے اور بڑے سے بڑے غم اور درد کا سہارا ہے۔ پس اس بچے کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد نادر صاحب نے کہا کہ ان کی فیملی کے دل کا بوجھ اور غم اسی لمحے غائب ہو گیا تھا جب حضور انور نہایت محبت اور شفقت سے ان کی بیٹی کو سینے سے لگایا تھا۔ یقیناً خلیفہ وقت کی محبت ہی غم اور تکلیف کو تسکین اور امید سے بدل سکتی ہے۔

(حضور انور کا دورہ جرمنی مئی – جون 2015ء اردو ترجمہ از ڈائری مکرم عابد خان)

رپورٹ:عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد برطانیہ

سیّدنا امیرالمؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2022ء

یکم اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ

قسط 6

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بج کر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

- صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ یہاں امریکہ کے اس سفر کے دوران دنیا کے مختلف ممالک سے روزانہ بذریعہ Fax اور ای میل کے ذریعہ خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ یہاں امریکہ کے احباب کی طرف سے خطوط اور مختلف شعبہ جات کی رپورٹس بھی حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتی ہیں۔ حضور انور ان خطوط اور رپورٹس کو ملاحظہ فرماتے رہے اور ہدایات سے نوازتے رہے۔
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بج کر تیس منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صحافی کو انٹرویو

پروگرام کے مطابق پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمائش ہال میں تشریف لائے جہاں ’’Lake County NewsSun‘‘ اخبار کی ایک صحافی خاتون Yadira Sanchez Olson صاحبہ حضور انور سے انٹرویو کے لیے آئی ہوئی تھیں۔

- اس صحافی نے پہلا سوال یہ کیا کہ اس دور میں جب ہر طرف بہت زیادہ خوف، جرائم، بے گھر ہونا اور خوراک کی کمی اور عدم تحفظ ہے تو آپ کا کیا پیغام ہے تا کہ خوف کم ہو؟

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد لوگوں کو ان کے خالق کے قریب کرنا ہے۔ ان کے پیدا کرنے والے تک پہنچانا ہے اور دوسرا یہ کہ دنیا کے لوگوں کو سمجھانا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ اگر آپ لوگوں کو ان کے حقوق دیتے ہیں تو پھر کوئی جرم یا بے گھر ہونا یا خوراک کا عدم تحفظ نہیں ہونا چاہئے۔

- صحافی نے سوال کیا کہ آپ نوجوانوں کو اپنے ایمان پر قائم رہنے کے لیے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور نے فرمایا: نوجوانوں کو اپنے بزرگوں کی دین اور ایمان کی باتیں سننی چاہئیں اور ان سے دین اور ایمان کی باریکیاں سیکھنی چاہئیں۔ بچے کے لیے والدین سے سب کچھ سیکھنا ایک فطری عمل ہے۔ والدین سے دین بھی سیکھنا چاہئے۔

- صحافی کے اس سوال کے جواب میں کہ ’’کیا آپ کے خیال میں تمام مذاہب اور لوگوں کے لیے امن کے حصول کا کوئی فارمولا ہے؟ کیا تمام مذاہب مل کر امن کے لیے کام کر سکتے ہیں؟‘‘

حضور انور نے فرمایا: اگر دنیا یہ سمجھ لے کہ تمام لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے اور ہماری پیدائش کا مقصد ایک دوسرے کو مارنا یا تباہ کرنا نہیں ہے اور یہ کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں تو پھر آپ یہ بھی سمجھ لیں گی کہ تمام انبیاء اور تمام مذاہب کے بانی نے پیش گوئی کی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک نبی آئے گا جو تمام مذاہب کو متحد کردے گا۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ شخص جس کے بارہ میں تمام مذاہب کے بانیوں نے پیشگوئی کی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی کی کہ میرے پیروکار اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھول جائیں گے پھر اُس وقت ایک مصلح آئے گا جو میری امت میں سے ہوگا اور ہمارا یقین ہے کہ یہ وہ مصلح بانی سلسلہ احمدیہ ہیں۔

ایک پروفیسر کی حضور سے ملاقات

- بعد ازاں ڈاکٹر Craig Consodine نے حضور انور سے ملاقات کی۔ موصوف ہیوسٹن میں Rice یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

حضور انور نے موجودہ جنگی حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ انسانیت کی تباہی کی طرف جارہے ہیں۔ بعض مغربی لیڈرز اپنے اقدام میں اس حد تک آگے جاچکے ہیں کہ پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں۔ اب بعض ایشیائی لیڈر انہیں نرم کرنے اور تنازعہ کو کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

- ڈاکٹر Craig نے کہا کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں احمدیہ جماعت اور حضور کے بارے میں لکھا ہے۔ میری کتاب کا پیغام محبت ہے۔ اگرچہ میں ایک عیسائی ہوں لیکن مجھے احمدیہ جماعت سے لگاؤ ہے اور لگاؤ کی وجہ محبت ہی ہے۔ آپ کا پیغام

’’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘

میرے لیے ایک خاص پیغام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ پیغام ہے جسے ہر کوئی بھول رہا ہے۔ دنیا اس پیغام کو بھول گئی ہے۔

حضور نے فرمایا آپ عیسائی ہیں اور ہم مسلمان ہیں لیکن ہم سب انسان تو ہیں۔ کم از کم ہمیں بطور انسان ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنے کا احساس ہو جائے تو امن محبت اور ہم آہنگی ہوگی۔

حضور نے فرمایا: ہم نے یہاں دنیا کے اس حصے میں لفظ آزادی کو غلط سمجھا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آزادی کا مطلب ہے کہ ہم جو چاہیں ہمیں کہنے کا حق ہے۔ ہم جو چاہیں کرنے میں آزاد ہیں ضروری نہیں کہ ہم دوسرے کا احترام کریں۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہم بنیادی باتوں امن، رواداری اور ہم آہنگی سے ہٹ رہے ہیں۔

ایک ڈاکٹر کی ملاقات

اس کے بعد ڈاکٹر کترینہ لانٹوس (Dr.Katrina Lantos) نے حضور انور سے ملاقات کی۔

موصوفہ Lantos Foundation for Rights and Justice کی صدر ہیں اور یہ یونائیٹڈ سٹیٹس کمیشن انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم کی سابق چیئر اور نائب صدر رہی ہیں۔

موصوفہ نے کہا کہ حضور سے ملاقات کر کے ایک غیر معمولی خاص تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ ہم حضور کی طرف سے جو نور اور حکمت ہے اپنی زندگی میں اپنے اندر محسوس کرتے ہیں اور حضور کی صحبت میں رہ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے دن اور ہمارے ہفتے بہتر ہوتے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر کترینہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ڈوئی کے درمیان مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

مباہلہ کی یہ کہانی حیرت انگیز کہانی ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ خدا پر توکل کرتے ہوئے مخالفت اور غلاظت کے مقابلہ میں کامیاب ہوئے۔

اس پر حضور نے فرمایا: آپ خود بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیابی کا نشان ہیں کہ آپ جماعت کی مدد کر رہی ہیں۔ آپ ہر جگہ ہمارا پیغام پہنچا رہی ہیں۔ آپ جہاں بھی جاتی ہیں دنیا کو بتاتی ہیں کہ ہماری جماعت وہ واحد جماعت ہے جو حقیقی معنوں میں محبت کی تبلیغ کرتی ہے اور خود بھی اس پر عمل پیرا ہے۔

موصوفہ نے پاکستان میں جماعت کے مخالفانہ حالات پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اب معاملہ ظلم سے بھی بدتر ہو گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب مولوی کہتے ہیں کہ ہماری عورتوں کا حمل ساقط کر دیا جائے۔ وہ مصر کے فرعون سے بھی بدتر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ فرعون نے کہا تھا کہ مصر میں کسی بھی نئے پیدا ہونے والے بچے کو قتل کر دینا چاہئے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ آپ کی جماعت برائی کا جواب برائی سے نہیں دیتی۔ نفرت کا جواب نفرت سے نہیں دیتی۔

اس پر حضور نے فرمایا: کہ ہم اسی طرز پر جواب تو دے سکتے ہیں ہم زیادہ منظم ہیں لیکن ہم ایسا نہیں کرتے کیونکہ حقیقی اسلامی تعلیم یہ نہیں ہے۔

تیرہ سرکردہ افراد کی اجتماعی ملاقات

اس پروگرام کے مطابق درج ذیل 13 سرکردہ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی طور پر ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

1. Mr.Billy Mckinney میئر آف زائن (Zion)
2. Joyce Mason سٹیٹ کانگریس وومن 61st District
3. Raja Krishna Moorti یو ایس کانگریس مین 8th District
4. Katrina Lantos Swett پریذیڈنٹ آف Lantos فاؤنڈیشن ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس

(Lantos Foundation)Chelsea Hedquist

5. Dr.Craig Considine Phd
سینئر لیکچرر Riceیونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ آف سوشیالوجی
6. Sherif John Idleburg
پولیس اینڈ فائر کمشنر lakeکاؤنٹی
7. Cheri Neal سپروائزر آف زائن ٹاؤن شپ
8. Mary Lou Hiltibran
ایمرجینسی سروسز اینڈ ڈزاسٹر ایجنسی
9. Eric Reinhart سٹیٹ اٹارنی lakeکاؤنٹی
10. Rabi Melinda Zalma
Manager of Tannenbaum Center for Interreligious Understanding New York
11. Rabi Mare Bekgrad
Founded B´Chavana Congregation in nearby Baffalo Grove, Illionois
12. Anriane Johnson
30th District سٹیٹ سینٹر
13. Dr.Gabrielle Lyon
Illinois Humanities ایگزیکٹو ڈائریکٹر

• اس اجتماعی ملاقات کے دوران ایک خاتون نے عرض کیا کہ میں 2002ء میں غانا میں اکرا میں رہی ہوں اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضور بھی غانا میں رہے ہیں۔ میں جاننا چاہتی ہوں کہ غانا میں آپ کا تجربہ کیسا رہا ہے؟

اس پر حضور نے فرمایا: آپ غانا میں اس وقت رہی ہیں جب معاشی صورتحال بہتر ہوگئی تھی۔ جب میں غانا میں تھا تو حالات بہت ہی قابل رحم تھے۔ میں نے تقریباً چار سال شمال میں گزارے اور دُور دراز کے شمالی علاقے میں اور پھر چار سال جنوبی علاقے میں گزارے 1985ء میں، میں نے غانا چھوڑ دیا تھا۔

• حضور انور کی خدمت میں ایک مہمان نے سوال کیا کہ ایک چیز جس نے مجھے جماعت احمدیہ سے متاثر کیا وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ ان کا میل جول ہے۔ سب سے اہم طریقہ کیا ہے کہ ہم اپنے اختلافات کے باوجود لوگوں سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام واحد مذہب ہے جو تمام مذاہب کو تسلیم کرتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ موسیٰ نبی تھے عیسیٰ نبی تھے اور ہر مذہب اپنی اصل میں سچا مذہب تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہنا چاہئے اور ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ اگر ہم اس بنیادی اصول کو سمجھ لیں تو ہم امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔

اس ملاقات کے بعد ان تمام مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔

ایک کانگریس مین کی ملاقات

• بعد ازاں یو ایس کانگریس مین Raja Krishna Moorti صاحب نے حضور کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ انڈیا سے ان کا تعلق ساؤتھ انڈیا کے علاقہ چنائی (Chennai) سے ہے اور بہت چھوٹی عمر میں والدین کے ساتھ امریکہ آ گئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: کہ حضور نے بھی چنائی کا وزٹ کیا ہوا ہے۔

موصوف کے ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں اس علاقہ میں دوسری مرتبہ آیا ہوں پہلے 2012ء میں آیا تھا۔

کانگریس مین راجہ کرشنا صاحب نے عرض کی کہ امریکہ میں آپ کی کمیونٹی بہت اچھی ہے۔ آپ یہاں بار بار آتے رہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ساری دنیا میں ہماری کمیونٹی ہے ہر جگہ افراد جماعت میرا انتظار کرتے ہیں۔

یوکے میں جماعت کے مرکز اسلام آباد ٹلفورڈ کا بھی ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا ہاں ہمارے مرکزی سینٹر آفیسز ہیں۔

کانگریس مین کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات چھ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔ کانگریس مین نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائی۔

مسجد فتح عظیم کی افتتاحی تقریب

• آج مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالے سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب مارکی میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔

اس تقریب میں مختلف جماعتوں اور ممالک سے آنے والے جماعتوں، عہدیداروں اور نمائندوں کے علاوہ 161 غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔

ان مہمانوں میں وہ تمام مہمان بھی شامل تھے جنہوں نے اس تقریب سے قبل حضور انور کے ساتھ انفرادی طور پر اور گروپ کی صورت میں ملاقات کی تھی۔

اس کے علاوہ Mayor of Glen Elly Senak مارک صاحب، Glen Ellyn کے سابق میئر Mike Formento صاحب، زائن کمشنر Chris Fischer صاحب، Lake County بورڈ ممبر Gina Roberts سپرانٹینڈنٹ Dr. Jesse Rodriguez، زائن ہائی اسکول پرنسپل Zackary Livingston بھی اس تقریب میں شریک تھے۔

علاوہ ازیں اس تقریب میں ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، جرنلسٹ میڈیا کے نمائندے، سکیورٹی کے اداروں کے نمائندے اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

• پروگرام کے مطابق چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی میں تشریف لائے۔ حضور انور آمد سے قبل تمام مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

• پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مبارک Kokoy صاحب نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم نصیر اللہ صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امجد محمود خان صاحب (نیشنل سیکریٹری امور خارجیہ، یو ایس اے) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

زائن شہر کے میئر کا تاریخی استقبالیہ
اور حضور کی خدمت میں شہر کی کلید پیش کرنا

• بعد ازاں زائن شہر کے میئر آنریبل Billy Mckinne نے استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

آپ سب کا شکریہ! آپ سب پر سلامتی ہو اور زائن الینوائے کے خوبصورت شہر میں خوش آمدید! میرے لئے جماعت احمدیہ مسلمہ کے عالمی رہنما حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے موقع پر شہر میں خوش آمدید کہنا انتہائی اعزاز کی بات ہے۔

خلیفۃ المسیح کا آج شام اس تقریب میں شرکت کے لیے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آنا یقیناً ہمارے لیے بہت ہی فخر کا باعث ہے۔

یہاں زائن میں ہمارا ماٹو Historic Past and Dynamic Future ہے۔ ہمارے شہر کے قلب میں یہ خوبصورت مسجد اس ماٹو کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ میری خواہش اور دعا ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پل کا کام کرے۔ یہ جانتے ہوئے کہ یہ

مسجد ایسی شاندار ایمان سے بھرپور کمیونٹی کے نمازیوں سے بھری ہوئی ہے، مجھے زائن شہر کے مستقبل کے لیے بھی امید دلاتی ہے اگر ہمیں ایک بہتر زائن، ایک بہتر شہر، ایک بہتر ریاست، ایک بہتر ملک اور ایک بہتر دنیا بنانی ہے تو ہمیں تمام نسلوں اور عقیدوں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا۔ جب میں اس پیغام کو دیکھتا ہوں جو احمدیہ مسلم کمیونٹی ہمارے شہر میں لے کر آئی ہے تو مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ یہ مسلمانوں کی وہ جماعت ہے جس کا نصب العین ’’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘ ہے۔ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتی ہے جنہوں نے عیسائیوں کے ساتھ عہد کیا تھا کہ ان کے پیروکار گرجاگھروں کی مرمت میں عیسائیوں کی مدد کریں گے اور گرجاگھروں کی ہر قسم کے خطرات سے حفاظت اور دفاع کے لئے لیے اپنی جانیں بھی قربان کریں گے۔ بس آج جماعت احمدیہ مسلمہ اس شہر ’’زائن‘‘ میں اسی مسلک اور عقیدہ کا اظہار کر رہی ہے۔ اس جماعت نے اپنے خلیفہ کی بابرکت قیادت میں امن، انصاف، عالمی انسانی حقوق اور انسانیت کی خدمت کے پیغام کے ساتھ تمام مذاہب کے لوگوں تک رسائی حاصل کی ہے، لہٰذا احمدیہ مسلم کمیونٹی کی طرف سے اس شہر میں جو شاندار خدمات انجام دی گئیں ہیں اور اس شہر کی ترقی اور اس کے لوگوں کی فلاح وبہبود کو بہتر بنانے کے لئے جو کام کیے گئے ہیں ان پر میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور ہم اس شہر کی کلید عزت مآب خلیفہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

اس ایڈریس کے بعد موصوف نے حضور انور کی خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کی۔

ممبر آف الینائیس جنرل اسمبلی کو ایڈریس

• بعد ازاں ممبر آف Illinois جنرل اسمبلی آنریبل Joyce Mason نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

یہاں زائن میں ’’مسجد فتح عظیم‘‘ کے افتتاح کی اس تاریخی تقریب کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔ زائن احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لیے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ 61ویں ضلع کے ریاستی نمائندے کے طور پر میں اس موقع سے خاص طور پر متاثر ہوئی ہوں کیونکہ یہ نہ صرف احمدیہ مسلم کمیونٹی اور اس کی رکنیت کے لیے بلکہ پورے شہر اور اس کے آس پاس کے علاقے کے لئے ایک خاص لمحہ ہے۔ میں ان تمام مہمانوں کو مبارکباد دینا چاہتی ہوں جو دنیا بھر سے سفر کر کے یہاں پہنچے۔ یہ واقعی اس شہر کے لیے ایک خاص دن ہے۔ زائن ایک ایسی جگہ تھی جس کی بنیاد پچھلی صدی کے آغاز میں الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی تھی اور جو اسے ایک تھیوکریٹک شہر بنانا چاہتا تھا جس کے دروازے اس کے ماننے والوں کے علاوہ باقی ہر ایک کیلئے بند تھے۔ لیکن آج ہم ایک مختلف تصویر دیکھ رہے ہیں۔ آج زائن شہر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے پچیس ہزار لوگوں کا گھر ہے۔ یہ مسجد متعصبین کے بارے میں مومنوں کی دعاؤں کی فتح کی علامت ہے۔ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کمیونٹی اور ہم سب خاص طور پر خوش قسمت ہیں کہ عزت مآب خلیفہ نے اس افتتاحی تقریب کی صدارت کرنے کے لئے اتنا لمبا سفر کیا اور میرے لئے ان سے ملنا ایک ناقابل یقین اعزاز کی بات ہے۔

احمدیہ مسلم کمیونٹی کا نعرہ ’’محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں‘‘ اکثر اپنے سامنے رکھتی ہوں کیونکہ یہ صرف ایک نعرہ نہیں ہے بلکہ یہ ان احمدی مسلمانوں کے لیے زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے۔ اس لیے میں اس کمیونٹی اور آپ سب کی طرف کھنچی چلی جاتی ہوں۔ درحقیقت اس کمیونٹی کے بہت سے افراد ہیں جنہیں میں اپنا خاندان سمجھتی ہوں۔ عزت مآب خلیفہ امن کے فروغ کے حوالہ سے ایک سرکردہ مسلم رہنما ہیں، جو اپنے خطبات، لیکچرز، کتابوں اور ذاتی ملاقاتوں میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی خدمت انسانیت، عالمی انسانی حقوق اور ایک پُرامن اور انصاف پسند معاشرے کے قیام پر مشتمل اقتدار کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ انہوں نے امن کے قیام پر زور دیتے ہوئے دنیا بھر کے قانون سازوں اور دیگر رہنماؤں سے بات کی ہے۔ آپ خواتین کے حقوق کے بھی علمبردار ہیں، جیسا کہ میں ذاتی طور پر زائن کی احمدی مسلم خواتین کے حوالہ سے تصدیق کرسکتی ہوں۔ اس کمیونٹی کی خواتین اراکین کا احترام کرتی ہیں اور اپنی جماعت کا لازم وملزوم کا حصہ ہیں اور اس مسجد کی تعمیر اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ کیونکہ تعمیرات کے لیے یہ جمع کی گئی رقم کا تقریباً نصف احمدی مسلم خواتین کا تھا۔

موصوفہ نے کہا: زائن شہر کی خوش قسمتی ہے کہ امن پسند اور دوسروں کی خدمت کرنے والی جماعت نے یہاں آباد ہونے اور اتنی خوبصورت مسجد بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ مسجد نہ صرف اس شہر بلکہ چاروں اطراف کے لیے امید کی کرن بن جائے۔ یہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور زائن اور اس سے باہر امن اور انصاف کے قیام کے لئے باہمی ذرائع تلاش کرنے میں مدد کرے۔ میں اس کمیونٹی کو نئی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد دیتے ہوئے ایوان میں ایک قرارداد پیش کر رہی ہوں۔ میں اس خوشی کے دن کا حصہ بننے اور اس خاص جماعت کا حصہ بننے پر شکر گزار ہوں۔ آپ بہت بہت مبارکباد اور شکریہ۔

آنریبل راجہ کرشن مورتی کا خطاب

• اس کے بعد آنریبل راجہ Krishn Moorthi نے اپنا ایڈریس پیش کیا موصوف نے کہا:

آپ سب پر سلامتی ہو۔ آپ کے ساتھ یہاں شامل ہونا اعزاز کی بات ہے۔ یہ ایک حقیقی اعزاز ہے۔ میں عزت مآب خلیفہ کے متعلق اور ان کی کامیابیوں کے بارے میں گھنٹوں بول سکتا ہوں۔ میں آپ کی یہاں آمد سے بہت متاثر ہوا ہوں اور آج کا دن تاریخ میں یاد رکھا جائے گا۔ یہاں آنے سے پہلے میں نے حضور کے ساتھ چند منٹ گزارے تھے اور میں نے انہیں امریکہ میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کے بارے میں بھی بتایا۔ وہ بہترین لوگوں میں سے کچھ ہیں جن سے آپ کبھی ملیں گے۔ وہ عام طور پر جنوبی ایشیائی کمیونٹی میں ہوتے ہیں، اس لیے میں ان کے بہت قریب ہوں کیونکہ میں ایک ہندوستانی نژاد امریکی ہوں۔ امریکہ میں جنوبی ایشیائی کمیونٹی جس کا احمدیہ مسلم کمیونٹی ایک لازمی جزو ہے، بہت کامیاب ہے۔ یہ امریکہ میں سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی نسلی اقلیت ہے۔ یہ سب سے زیادہ خوشحال اور بہترین تعلیم یافتہ ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے لوگوں میں سے کچھ ایسے لوگوں سے بھی آپ ملیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو ہسپتالوں کے قیام سے لے کر اسکولوں تک، خون کے عطیات کی مہم، ضرورت مند لوگوں کی مدد کرنے سے لیکر قدرتی آفات میں امدادی کارروائیاں کرنے تک اپنے آپ کو خدمت کے لیے وقف کر دیا ہے۔ یہ لوگ ان اقدار کا مجسم ہیں جن کی وہ تبلیغ کرتے ہیں۔ آخر میں ایک نظم کا حوالہ دینا چاہوں گا جو مجھے بہت پسند ہے، جو میرے نزدیک احمدیہ مسلم کمیونٹی کا خلاصہ ہے۔ یہ نظم کچھ اس طرح ہے۔

میں نے اپنی روح کو تلاش کیا لیکن اپنی روح کو نہیں دیکھ سکا
میں نے اپنے خدا کو تلاش کیا لیکن خدائی کا صرف اشارہ ہی ملا
میں نے اپنے بھائی کو ڈھونڈا تو مجھے تینوں چیزیں مل گئی

مجھے یقین ہے کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی جو کہ امریکہ اور دنیا کی بہترین برادریوں میں سے ایک ہے، انسانیت کی خدمت میں اپنے آپ کو وقف کر دیتی ہے۔ اس لیے میں حضور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اس لئے بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ تشریف لائے اور ہمیں وقت سے نوازا اور آج رات اس پروگرام میں شرکت کے لیے بھی آپ سب کا شکریہ۔ خدا آپ پر فضل فرمائے۔ شکریہ

ڈاکٹر کترینہ لانٹوس کا ایڈریس

• بعدازاں ڈاکٹر Katrina Lantos Swett جو کہ Lantos فاؤنڈیشن فار ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس کی چیئر ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

جیسا کہ مجھ سے پہلے مقررین نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ آج شام یہاں ان کی موجودگی ان کے لیے کتنی باعث مسرت وافتخار ہے، اسی طرح میں بھی اس بات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں کہ آج شام کی غیرمعمولی تقریب میں شمولیت میرے لیے فخر کی بات ہے۔ مجھے بے انتہا خوشی ہے کہ میں جماعت احمدیہ کو اب کئی سالوں سے جانتی ہوں اور مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی میں احباب جماعت کے ساتھ ملتی ہوں تو میری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں کبھی ایسے کسی دوسرے مذہبی گروہ سے نہیں ملی جو ہو بہو اپنی اس تعلیم کا مجسم ہو جس کا وہ پرچار کرتے ہیں اور جو روزانہ اپنی زندگیوں میں موجود اعلیٰ اصولوں اور نمونوں کی پیروی کرتے ہوں اور میرا خیال ہے کہ اس کمرے میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ میرے اس خیال سے اتفاق کریں گے کہ یہ خاصیت اور ایسی اولوالعزمی خدا ہی عنایت کر سکتا ہے یا پھر حضور جیسی ایک عظیم شخصیت بھی اس کا ذریعہ بن سکتی ہے اور میں اپنے آپ کو انتہائی خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ آج یہاں آپ سب کے ساتھ موجود ہوں۔

جب میرے دوست امجد صاحب جو کہ جماعت احمدیہ کے لئے خدمت بجالا رہے ہیں، نے یہاں زائن میں ہونے والے مباہلے کے بارے میں بتایا تو میں یہ سن کر حیرت زدہ ہو کر رہ گئی تھی۔ یہ بات ایسی حیران کن ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ موبائل فون، کمپیوٹر اور دیگر ذرائع مواصلات بھی موجود نہیں تھے اس زمانے بھی اس مقابلے کو اتنی تشہیر ملی۔

اس مقابلہ میں الوہیت اور انسانیت اور معاشرتی لحاظ سے دو مختلف نظریات پیش کئے گئے تھے۔ ایک نظریہ ڈاکٹر ڈوئی کا تھا۔ جس کی بنیاد نفرت، باہمی تفریق اور تعصب پر رکھی گئی تھی اور دوسرا نظریہ جو کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب کا تھا جو کہ باہمی عزت اور بردباری پر مشتمل تھا اور ایک ایسی شخصیت کی طرف سے تھا جنہوں نے اس کا نتیجہ کلیتاً اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ رکھا تھا۔ پھر نتیجتاً ہم جانتے ہیں کہ اس مباہلہ میں کس کی فتح ہوئی۔

اور یقیناً یہ مسجد جس کا افتتاح ہونے جا رہا ہے، جس کا نام فتح عظیم مسجد رکھا گیا ہے، اس کا مطلب ہی ایک عظیم الشان فتح ہے جو کہ اس مباہلہ میں جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔ لیکن میرے خیال میں ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ انسانیت کی بھی فتح تھی، کیونکہ اس سے باہمی عزت، محبت اور تحمل کی بھی فتح ہوئی جس کا نمونہ ہم اب اس جماعت میں دیکھتے ہیں۔

موصوفہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ کے لئے بہت برا کیا تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ان کے لیے بھلا کیا۔ بعد میں آپ نے اپنے بھائیوں کو معاف کر دیا اور صرف اتنا کہا کہ تم لوگوں نے تو برا چاہا تھا لیکن خدا نے بھلا کر دیا۔

اب جب میں یہ خوبصورت مسجد دیکھتی ہوں جو اسی مباہلہ والی جگہ یعنی زائن میں تعمیر کی گئی ہے، تو مجھے وہی یوسف علیہ السلام والا واقعہ یاد آتا ہے کہ جان ڈوئی نے برا چاہا تھا لیکن خدا نے بھلا کر دیا اور عظیم الشان فتح جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔

موصوفہ نے کہا ہمیں آج شام ان احمدیوں کو بھی یاد رکھنا ہوگا جو کہ دنیا کے ایک دوسرے حصے میں پاکستان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے مذہب کی وجہ سے روزانہ ناقابل بیان ظلم وستم و تشدد اور منافرت کا سامنا کرتے ہیں۔ جو کہ حکومت وقت کے ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ حکومت ان کو حفاظت مہیا کرنے سے انکار کرتی ہے۔ پولیس ان کو تحفظ فراہم نہیں کرتی اور دوسرے مذہبی رہنما اپنے پیروکاروں کو ترغیب دلاتے ہیں کہ وہ ان پر دھاوا بولیں۔

چند دن پہلے جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے دوست نے ایک نئی قسم کے تشدد کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ ایک رہنما اپنے پیروکاروں کو حاملہ احمدی خواتین کے نشانہ بنانے کی ترغیب دلا رہا ہے تا کہ مزید احمدی بچے پیدا ہونے سے روکے جائیں۔ یہ انتہائی خوفناک جرائم ہیں اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ جماعت جان لے کہ دیگر احمدی احباب کے ساتھ ساتھ ہم لوگ بھی ان کے ساتھ کھڑے ہیں جو کہ اس کمیونٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔

میں اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں سے یہ کہنا چاہتی ہوں کیونکہ ہم یقیناً آپس میں بھائی بہن ہی ہیں، ہم سب جو آپ کی جماعت سے عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کی اچھائیوں اور تعلیمات سے آشنا ہیں اور پاکستان میں موجود آپ کے بھائیوں کی تکالیف سے آشنا ہیں، ہم آپ سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ”جہاں آپ جائیں گے، وہیں ہم جائیں گے اور جہاں آپ رکیں گے وہیں ہم رکیں گے۔ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے اور آخر تک آپ کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔“ ہمیں آپ سے عقیدت ہے اور آج اس عظیم تقریب میں شمولیت ہمارے لئے باعث افتخار ہے اور میں آپ سب کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس کا حصہ بننے کی اجازت دی۔ شکریہ

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو ایس اے مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب نے ڈائس پر آ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطاب فرمانے کی درخواست کی۔

6 بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ اس کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے ساتھ اپنے خطاب کا آغاز فرمایا اور تمام معزز مہمانان کو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہا۔

- اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں آپ سب کا جو آج ہمارے ساتھ یہاں شامل ہیں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تقریب کوئی دنیاوی تقریب نہیں بلکہ خاص مذہبی تقریب ہے جس کا انعقاد ایک اسلامی جماعت نے کیا ہے۔ اس لئے اس تقریب میں شمولیت آپ لوگوں کی کشادہ دلی، برداشت اور وسعت نظر کی عکاس ہے۔ پس آج یہاں زائن میں ہماری نئی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہونے پر میں دل سے آپ سب کا مشکور ہوں۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس شہر میں جماعت احمدیہ مسلمہ کا قیام کئی دہائیاں پہلے ہوا تھا لیکن ہمارے پاس باقاعدہ کوئی مسجد نہیں تھی جہاں ہم عبادت کر سکتے۔ اس لئے آج کا دن ہماری جماعت کے لئے بڑا اہم اور بہت خوشی کا باعث ہے۔ یقیناً تمام مذہبی جماعتوں کے لئے ایک ایسی جگہ کا مہیا ہونا بہت اہم ہے جہاں اس مذہب کے لوگ جمع ہو کر عبادت کر سکیں۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو وہ ہمارے نزدیک مسجد کے دوہرے فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ مسجد مسلمانوں کے لئے اکٹھے ہو کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور ان کے مذہبی فرائض کو ادا کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ جیسا کہ اسلام مسلمانوں کو روزانہ پانچ مرتبہ عبادت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کے علاوہ مسجد کے تعمیر کرنے کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ مسجد کے ذریعہ معاشرہ کے دیگر لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے متعارف کروایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ لوگ جو خالص ہو کر مسجد میں عبادت کرتے ہیں، وہ صحیح معنوں میں اسلامی تعلیمات پر غور و فکر کریں اور ان تعلیمات کو عملی طور پر پیش کریں۔ طبعی طور پر مقامی لوگوں کے اندر اسلام کے متعلق جاننے کا شوق اور جستجو پیدا ہو گی۔ اسلام کے بارے میں ان کے علم وفہم میں اضافہ ہو گا اور مسلمانوں کو اپنے اندر پر امن طور پر رہتے ہوئے اور معاشرہ کا مثبت حصہ بنتے دیکھ کر ان کے دلوں میں جو خوف یا تحفظات ہیں وہ بھی دور ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ

پس یہ دو مقاصد ہیں جن کو پورا کرنے کے لیے جماعت احمدیہ دنیا بھر میں مساجد تعمیر کرتی ہے۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ میں سے بعض یہ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ احمدی مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حوالہ سے ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ یہ مقدر تھا کہ کئی صدیاں گزر جانے کے بعد مسلمان اسلامی تعلیمات سے دور ہٹ جائیں گے اور آخر کار مسلمانوں کی اکثریت اسلامی تعلیمات کو چھوڑ دے گی اور صرف نام کے ہی مسلمان رہ جائیں گے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی خوشخبری دی کہ اس روحانی زوال کے دور میں اللہ تعالیٰ اسلام کی اصل تعلیمات کو از سر نو زندہ کرنے کے لئے ایک موعود مصلح کو بھیجے گا جس کو مسیح محمدی کا خطاب دیا جائے گا۔ وہ مسیح دنیا کو بتائے گا کہ اسلامی تعلیمات تو امن، محبت اور ہم آہنگی کی تعلیمات ہیں۔ وہ مسیح لوگوں کو تلقین کرے گا کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر پُر امن طور پر زندگی گزاریں اور ایک دوسرے کے ساتھ مذہبی اختلافات سے بالا ہو کر باہمی پیار اور محبت کے تعلقات قائم کریں۔ چنانچہ احمدی مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا پختہ یقین ہے کہ اس جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام وہی موعود مسیح اور مہدی ہیں جن کے متعلق قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی سلسلہ احمدیہ نے ساری زندگی اپنے پیروکاروں کو پیار، ہمدردی اور احسان پر مشتمل اسلامی تعلیم پر عمل پیرا رہتے ہوئے تبلیغ اسلام کرنے کا پیغام پہنچانے اور لوگوں کے دل و دماغ جیتنے کی تلقین فرمائی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان کیا کہ وہ مسیح موسوی کی طرح اس کی تعلیمات پھیلائیں گے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بنی نوع انسان سے ہمدردی اور پیار کا اظہار فرمایا۔ آپ علیہ السلام کا ہر لفظ اور عمل قیام امن اور معاشرہ میں باہمی اخوت قائم کرنے کے لئے تھا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو تعلیم دی کہ اسلام کا اصل مطلب ہی امن اور سلامتی ہے۔ آپ علیہ السلام کے ظہور کے بعد اسلام اپنی اصلی روحانی حالت کی طرف لوٹ آئے گا اور ایک دن دنیا اسلام کو ایک پیار، محبت، بردباری، ہم آہنگی اور امن کے مذہب کے طور پر جانے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح کیا کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق اسلام کے آغاز میں جو جنگیں لڑی گئیں وہ محض

دفاعی تھیں اور سخت ترین مظالم کو روکنے کے لیے لڑی گئیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار خلفائے راشدین کے دور میں ایک مرتبہ بھی ایسا نہ ہوا کہ اسلامی فوجوں نے ازخود جنگ شروع کی ہو یا کسی قسم کا ظلم یا نا انصافی کی ہو۔ بلکہ جس بھی جنگ یا لڑائی میں مسلمان شامل ہوئے اس کا مقصد ظلم و بربریت کا خاتمہ تھا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کل دور جدید میں جہاں جغرافیائی تنازعات دن بدن دنیا میں تباہی و بربادی لے کر آرہے ہیں وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر قسم کی مذہبی جنگ بند ہے۔ اس لیے مسلمانوں یا کسی بھی مذہب کے لوگوں کے لیے مذہب کے نام پر جنگ کرنا کسی طور پر بھی جائز نہیں ہے۔ چنانچہ یہ واضح ہو کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا مقصد علاقوں، ملکوں یا شہروں پر قبضہ کرنا یا اقوام کو مسمار کرنا نہیں ہے۔ نہ ہی ان ممالک میں جہاں ہمارے پیغام کو بڑی تعداد نے قبول کیا کبھی کسی نے سیاسی طاقت یا دنیاوی اثر و رسوخ حاصل کرنے کی خواہش کی۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارا ہر مقصد اور تمنا یہی ہے کہ پیار کے ذریعہ بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتا جائے اور ان کو خدا تعالیٰ کے قریب کیا جائے تاکہ وہ اس کے حقیقی بندے بن سکیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرسکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بہت ہی خوبصورت شعر میں فرمایا کہ انہیں کسی دنیاوی رتبہ یا سیاسی طاقت کی خواہش نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

دنیاوی و سیاسی طاقتوں سے مکمل بے رغبتی ہی جماعت احمدیہ مسلمہ کا شروع سے طرہ امتیاز رہا ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ ہم تو صرف اسلام کی محبت اور امن کی تعلیمات پھیلانا چاہتے ہیں جو کہ ہم گزشتہ 130 سے زائد برس سے کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا بھر سے ہزارہا لوگ ہماری جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ ہمارا کسی مذہب یا قوم یا شخص سے کوئی بغض وعناد یا لڑائی نہیں ہے۔ بلکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مقابل کھڑے ہوتے ہیں اور اس کے مذہب کو تباہ کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے بھی ہمارا ردعمل یہ نہیں ہوتا کہ ان کے خلاف ہتھیار اٹھا لیے جائیں یا ان پر کسی قسم کا جبر کیا جائے۔ بلکہ اس کے برعکس ہمارا ردعمل صرف یہی ہوگا کہ ہم کامل عاجزی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھکیں گے۔ ہمارا واحد ہتھیار تو دعا ہی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے۔ یقیناً ہماری جماعت کی ایک سو تینتیس سالہ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک آزادی مذہب اور آزادی ضمیر کا تعلق ہے تو ہم اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ مذہب اور عقیدہ ہر ایک کا ذاتی معاملہ ہے اور ہر ایک کو اپنا راستہ اختیار کرنے کا حق ہے۔ ہمارا یہ کوئی نیا موقف نہیں ہے جسے ہم نے ابھی اپنایا ہو بلکہ ہمارے اس موقف کی بنیاد قرآن کریم کی اصل تعلیمات ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کو معلوم ہوگا کہ حال ہی میں ملکہ برطانیہ الزبتھ دوم وفات پا گئی ہیں اور ان کا بیٹا چارلس سوم بادشاہ بنا ہے۔ یوکے میں بادشاہ کے آفیشل القابات میں ایک Defender of the Faith بھی ہے۔ بہت سے مواقع پر کنگ چارلس نے تمام مذاہب کی تکریم کا اظہار کیا ہے۔ اس نے یہ خواہش بھی کی کہ Defender of Faith کی بجائے اس کی پہچان بطور Defender of all faiths ہو۔ بلاشبہ یہ قابل تعریف بیان ہے اور کنگ چارلس کی کشادہ دل طبیعت اور سب کو ساتھ لے کر چلنے کی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم تخت سنبھالنے پر بعض مبصرین نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ٹائٹل میں ایسی تبدیلی کو عالمی طور پر عیسائی کمیونٹی میں سراہا نہیں جائے گا یا بعض غیر عیسائی بھی اسے ناپسند کریں۔ اس حوالہ سے ایک سرخی اس طرح آئی کہ ’’بادشاہ کی تمام مذاہب کے تحفظ کی خواہش شاید خام خیالی ہی ثابت ہو۔‘‘

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں بعض یہ خیال کرتے ہیں کہ مذہبی ہم آہنگی کو تقویت دینے کیلئے یہ کوششیں رائیگاں جائیں گی، میری نظر میں تمام مذاہب کا تحفظ اور حقیقی مذہبی آزادی کا قیام دراصل دنیا میں امن قائم کرنے کی بنیاد ہے۔ اس حوالہ سے میں امریکی حکومت کے اس اقدام کو سراہتا ہوں کہ اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کے تحت آفس آف انٹرنیشنل ریلیجیس فریڈم قائم کیا گیا ہے۔ جو کہ اب عالمی سطح پر مذہبی آزادی کو فروغ دینے کے لیے ہر سال انٹرنیشنل کانفرنس کا اہتمام کرتا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں امن قائم کرنے کے ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ الحج کی آیت 40 اور 41 میں عالمی مذہبی آزادی قائم کرنے کا عظیم الشان اور بنیادی اصول بیان کیا گیا ہے۔ ان آیات کریمہ میں اللہ فرماتا ہے کہ ’’قتال کی اجازت صرف ان لوگوں کو دی جاتی ہے جن کے خلاف جنگ کی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قوت رکھتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔‘‘

پھر فرماتا ہے: ’’اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان دونوں آیات کریمہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے وہاں یہ بھی واضح طور پر معین کر دیا کہ یہ اجازت اس لیے دی گئی ہے کہ ظلم کرنے والے نے دنیا سے مذہبی آزادی ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ جنگ کی اجازت صرف مسلمانوں اور ان کی مسجد کی حفاظت کے لیے یا دین کو پھیلانے کے لیے نہیں دی گئی بلکہ قرآن کریم معین طور پر فرماتا ہے کہ اگر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے والوں کو طاقت سے روکا نہ جاتا تو کوئی گرجا، راہب خانہ، مندر، مسجد اور کوئی معبد محفوظ نہ رہتا۔

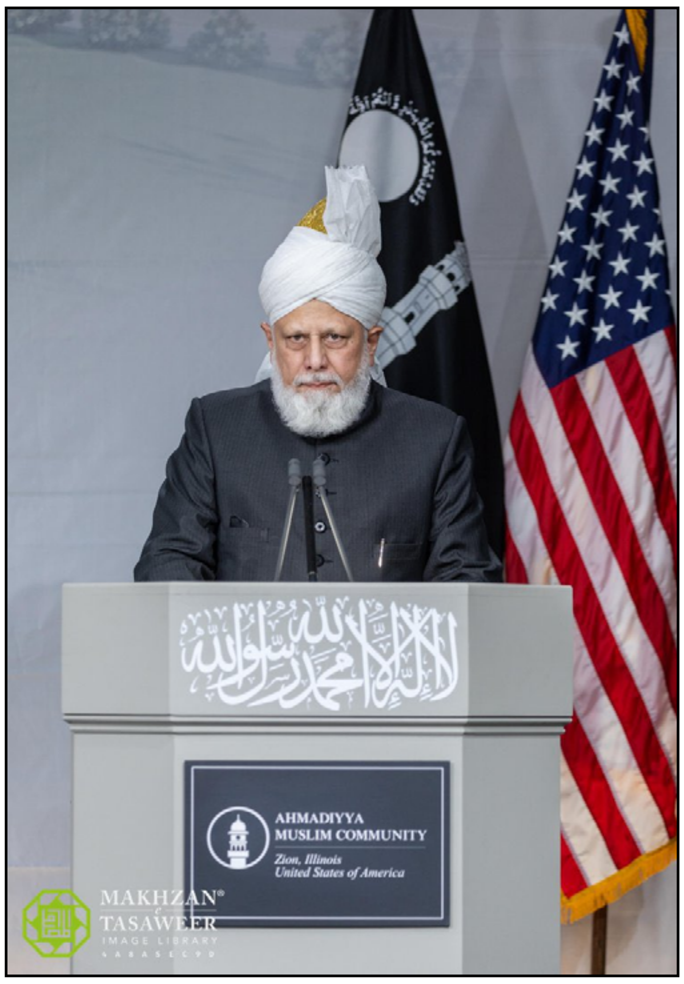

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چنانچہ قرآن کریم ہی وہ واحد الٰہی کلام ہے جو نہ صرف تمام مذاہب وعقائد کی پیروکاروں کو مکمل مذہبی آزادی فراہم کرتا ہے بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر تمام مسلمانوں کو اور تمام ایسے افراد جو کہ مسجد آتے ہیں ان کو غیر مسلموں کے مذہبی حقوق کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ یہ وہ الٰہی کلام ہے جو کہ تمام مذاہب، ادیان اور عقائد کی حفاظت اور دفاع کرتا ہے۔ یہ وہ خالص اور ہر ایک کے حقوق سمونے والی اسلامی تعلیمات ہیں جو ہم تمام دنیا تک پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک اس مسجد کا تعلق ہے تو آپ سوچتے ہوں گے کہ ہم نے زائن میں مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟ یقیناً اس کا بنیادی مقصد تو وہی ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ شہر کی تاریخ سے واقفیت رکھتے ہیں ان کو علم ہوگا کہ زائن شہر کی بنیاد ایک Evangelist عیسائی مسٹر الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی، جس نے خدا کی طرف سے مامور ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ مسٹر ڈوئی اسلام کی سخت مخالفت اور مسلمانوں سے نفرت کا اظہار کرتا تھا۔ یہ مخالفت بانیٔ جماعت احمدیہ کے علم میں آئی اور آپ علیہ السلام نے اس کو براہ راست جواب دیا۔

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ میں سے بعض یہ سوال اٹھائیں گے کہ بانیٔ جماعت نے مسٹر ڈوئی کو مخاطب کرتے ہوئے سخت لہجہ کیوں اپنایا اور یہ کس طرح آپ کی پیار و محبت کی تعلیم سے مطابقت رکھتا ہے؟

دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پرامن تعلیمات اور ڈوئی کو جواب دینے میں باہمی کوئی تضاد نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایک موقع پر بھی فساد اور انتہاپسند ردعمل کی ہدایت نہیں کی۔ درحقیقت جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسٹر ڈوئی کی اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہرزہ سرائی کا علم ہوا تو آپ علیہ السلام نے باہمی احترام ملحوظ رکھتے ہوئے اسے دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ تحمل کا مظاہرہ کرے اور مسلمانوں کے جذبات کا خیال کرے۔ اس

GREAT IS MIRZA GHULAM AHMAD - THE MESSIAH

Great Is Mirza Ghulam Ahmad The Messiah

FORETOLD PATHETIC END OF DOWIE AND NOW HE PREDICTS PLAGUE, FLOOD AND EARTHQUAKE

کے برخلاف مسٹر ڈوئی اسلام کے مقابل کھڑا ہو گیا اور کھل کر اسلام کے نابود کرنے کی خواہش کی۔مثلاً لکھتا ہے کہ ’’میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ دن جلد آئے اسلام دنیا سے نابود ہو جاوے۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر۔ اے خدا! اسلام کو ہلاک کر دے۔‘‘

پھر اپنی تحریرات میں مسٹر ڈوئی نے بڑے فخریہ انداز میں اس کو عیسائیت اور اسلام کے مابین عظیم جنگ قرار دیا۔اس نے لکھا کہ اگر مسلمان عیسائیت قبول نہ کریں تو وہ ہلاکت و تباہی میں مبتلا ہوں گے۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان انتہائی بیانات اور ہرزہ سرائی کے جواب میں بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہزاروں بلکہ لاکھوں معصوم افراد اس تکلیف سے بچ جائیں جس میں وہ مسٹر ڈوئی کی عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین مذہبی جنگوں کی خواہش پوری ہونے کے نتیجہ میں پڑ سکتے تھے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے مسٹر ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانوں کی ہلاکت و تباہی کی دعا کرنے کی بجائے مسٹر ڈوئی یہ دعا کریں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ دوسرے کی زندگی میں مرجائے۔ یہ دراصل ایک ہمدردانہ فعل اور حالات کو بہتر کرنے کا ذریعہ تھا۔بجائے اس کے کہ تمام مسلمانوں اور عیسائیوں کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا کر دیا جائے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس بات پر زور دیا کہ آپ اور مسٹر ڈوئی دعا کا سہارا لیں اور معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں چھوڑ دیں۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ سچائی جاننے کا ایک مناسب اور پر امن ذریعہ تھا۔اگر یہ کہا جائے کہ یہ عداوت اور اشتعال انگیزی کے مقابلہ پر صبر کا کامل نمونہ تھا تو اس میں کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔اس چیلنج کے بعد مسٹر ڈوئی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف انتہائی نازیبا طریق اختیار کیا۔چنانچہ رپورٹ ہوا ہے کہ مسٹر ڈوئی نے کہا کہ ’’ہندوستان میں ایک محمدی مسیح ہے جو مجھے بار بار لکھتا ہے۔۔۔تم خیال کرتے ہو کہ میں ان مچھروں اور مکھیوں کا جواب دوں گا اگر میں ان پر اپنا پاؤں رکھوں تو میں ان کو کچل کر مار ڈالوں گا۔‘‘

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اپنا چیلنج دہرایا اور امریکہ اور دیگر علاقوں میں اس کی خوب تشہیر ہوئی۔صحافی حضرات مسٹر ڈوئی کی طاقت اور اعلیٰ مقام کو بیان کرتے اور اس کا موازنہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اس طرح کرتے کہ انڈیا کے ایک دور افتادہ گاؤں سے تعلق رکھنے والا شخص جس کی دولت اور دنیاوی رسوخ کا مسٹر ڈوئی سے کوئی مقابلہ ہی نہیں۔

پھر جسمانی طور پر بھی مسٹر ڈوئی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے عمر میں چھوٹا اور صحت میں بہتر تھا۔اس تمام ظاہری فرق کے باوجود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی اپنا چیلنج واپس لینے کا نہیں سوچا اور اس حوالہ سے ذرا بھی ہچکچاہٹ کا اظہار نہیں کیا اور تمام دنیاوی بے سروسامانی کے باوجود جلد ہی نتائج آپ علیہ السلام کے حق میں پلٹ گئے۔پے در پے ایسے واقعات ہوئے کہ ڈوئی کی حمایت جاتی رہی اور اس کی دولت، جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں ختم ہو گئیں۔بالآخر وہ اپنے انجام کو پہنچا۔ جس کو یو ایس میڈیا نے افسوسناک انجام قرار دیا۔یقیناً اس وقت کا یو ایس میڈیا خراج تحسین کے لائق ہے جس نے ایمانداری سے اس کی رپورٹنگ کی۔مثلاً ایک مشہور Boston Herald اخبار نے یہ سرخی دی کہ

“Great is Mirza Ghulam Ahmad-the Massiah”

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مختصر یہ کہ بانی جماعت احمدیہ نے کبھی بھی اپنے خیالات اور اقتدار کو کسی پر نافذ کرنے کی کوشش نہیں کی، نہ ہی مسٹر ڈوئی یا کسی بھی مخالف اسلام کی نفرت کو طاقت کے ساتھ یا زبردستی روکنے کا سوچا۔احمدی مسلمانوں کے لیے بانی جماعت کی صداقت کا ایک نشان ہے،اس تناظر میں زائن کا شہر ہماری تاریخ میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔وقت کی کمی کے باعث مزید تفصیل میں نہیں جا سکتا۔تاہم مسجد میں اس مباہلہ کے حوالہ سے خصوصی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے، اگر آپ اس حوالے سے مزید جاننا چاہتے ہیں تو آپ جانے سے قبل اس نمائش سے استفادہ کر سکتے ہیں۔یا ممکن ہے کہ آپ پہلے ہی نمائش دیکھ چکے ہوں۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کے پیروکار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہم مسجد فتح عظیم کا حقیقی مذہبی آزادی کے نشان کے طور پر افتتاح کر رہے ہیں۔اس کے دروازے اس سنہرے پیغام کے ساتھ کھولے جا رہے ہیں کہ تمام افراد اور کمیونٹیز کے مذہبی حقوق اور پر امن عقائد کا ہمیشہ خیال رکھا جائے گا اور ان کا تحفظ کیا جائے گا۔یہ جماعت احمدیہ مسلمہ کا اولین مقصد ہے کہ بنی نوع انسان کو روحانی نجات کی راہ پر چلایا جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ تمام افراد رنگ ونسل کی تفریق سے قطع نظر آپس میں پیار اور ہم آہنگی اور حقیقی امن اور تحفظ سے رہیں۔

- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میری دلی خواہش ہے اور میں دعا کرتا ہوں یہ مسجد ان شاء اللہ امن، تحمّل اور تمام بنی نوع انسان سے محبت کا منبع ہوگی۔میری دعا ہے کہ یہاں عبادت کرنے والے تمام تر عاجزی کے ساتھ اپنے خالق کو پہچانیں، اسی کے آگے جھکیں اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں۔ہمارا یقین ہے کہ ہم اسی صورت کامیاب و کامران ہو سکتے ہیں کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سب کا ایک مرتبہ پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ آج شام اس پروگرام میں شامل ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔آمین

- آخر پر حضور انور نے میئر کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے شہر کی چابی پیش کی۔نیز فرمایا مجھے یقین ہے کہ اب یہ چابی محفوظ ہاتھوں میں ہے۔
- حضور انور کا یہ خطاب 7 بج کر 23 منٹ تک جاری رہا آخر پر حضور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے خطاب کے اختتام پر مہمانوں نے دیر تک تالیاں بجائیں۔

- بعد ازاں ڈنر کا پروگرام ہوا۔کھانے کے بعد بھی بعض مہمانوں کے ساتھ حضور انور نے گفتگو فرمائی۔
- بعد ازاں حضور انور خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین موجود تھیں۔

آٹھ بج کر تیس منٹ پر حضور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ بعد ازاں حضور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

• حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطبات نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

• Illinois کے کانگریس مین راجہ کرشنامورتی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ’’کیا ہی خوبصورت دن ہے اور کیا ہی خوبصورت پروگرام ہے۔حضور نے اپنی آمد سے ہمیں شرف بخشا۔ مسجد فتح عظیم لوگوں کے جمع ہونے کے لئے، عبادت کرنے کے لئے باہمی تعلقات بڑھانے کے لئے اور اسلام کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کے لیے بہت ہی عمدہ جگہ ہوگی۔

• ایک اور مہمان Cheri Neal صاحب جو کہ زائن ٹاؤن شپ کی سپروائزر ہیں بیان کرتی ہیں کہ میں تمام انتظامات سے بہت حیران ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں جس کے لئے ایک عرصہ محنت کی ہے۔ میں یہاں آ کر بہت خوش ہوں۔

• John Eidelberg لیک کاؤنٹی کے شیرف بیان کرتے ہیں کہ یہاں آ کر حضور کو دیکھنا، ان سے ملنا، ان سے بات کرنا اور مختلف رہنماؤں کو سننا میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔ یہاں آنا میرے لیے باعث فخر ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی جماعت کے ساتھ خوبصورت لمحات گزارنے کا موقع دیا۔حضور نے باہمی تعلقات اور آپس میں کام کرنے کے بارے میں بات کی میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی تقریر سننا میرے لئے قابل فخر تھا۔ آپ کی تقریر خیالات کو روشن کرنے والی تھی۔

• ایک اور مہمان Craig Constantine صاحب جو کہ رائس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں بیان کرتے ہیں کہ آپ کا پیغام ’’محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں‘‘، باہمی احترام، تحمل، عزت نفس کا خیال رکھنا، یہ سب بنیادی چیزیں ہیں اور ہمارے دل سے آتی ہیں اور اس سے دل و دماغ کی روحانی بیداری ہوتی ہے۔

• زائن کے سابقہ کمشنر Amos Monk صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ کی تعلیمات ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور دنیا کو اس سے زیادہ آگاہی ہونی چاہیے۔میرے خیال میں یہ آج کل کی دنیا کا خوبصورت ترین راز ہے۔ میں اپنے سامنے میز پر پڑے ہوئے بروشر دیکھ سکتا ہوں جس پر عدل و انصاف، خلوص اور محبت کا پیغام ہے۔ یہی تو وہ چیزیں ہیں جس کی دنیا کو ضرورت ہے۔نفرت ختم کردیں تو دنیا جنت نظیر ہو جائے گی۔میرے خیال میں یہ پیغام تمام دنیا کو سننا چاہیئے۔ دنیا کے مسائل کا یہی حل ہے۔

• زاین شہر کے میئر Billy Mckinney صاحب جنہوں نے حضور انور کی خدمت میں شہر کی چابی پیش کی اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں یہاں 1962ء سے مقیم ہوں۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ پروگرام شہر اور جماعت احمدیہ کے لیے ایک تاریخی پروگرام ہے۔حضور سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کسی سے مل کر مجھے چپ لگ گئی ہو۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہوں۔ آپ کی موجودگی کا احساس بہت عمدہ ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس کمیونٹی میں بہت خدمات سرانجام دی ہیں۔ آئندہ بھی ہم امید کرتے ہیں۔ باہمی تعلقات کو بڑھاتے ہوئے مل کر کام کرتے رہیں گے۔شہر کے عین وسط میں مسجد کا ہونا بھی ایک عمدہ احساس ہے۔

• Rabi Melinda Solma صاحب جو کہ نیویارک Tanenbaum Center of Inter-Religious Understanding سے تعلق رکھتی ہیں بیان کرتی ہیں کہ جماعت احمدیہ سے ہمیشہ کی طرح بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت عمدہ اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والا ہے۔ اس کا عملی نمونہ دکھانا، سب کے لئے دروازے کھلے رکھنا، امن کے قیام کے لیے کام کرنا، ہر ایک کا بطور انسان احترام کرنا یہ بہت ہی اعلیٰ تعلیم ہے۔

• ایک لوکل آرکیٹیکٹ Kelvin Cox صاحب جنہوں نے مسجد کا نقشہ، ڈیزائن اور تعمیر میں کام کیا ہے کہتے ہیں یہ بہت ہی عمدہ عمارت ہے اور یہاں پر حضور کی موجودگی، یہ احساس میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔حضور نے جو خدا تعالیٰ کا پیغام دیا کہ دنیا اور سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں، صرف عمل اور پیار کا پیغام پہنچانا ہے، یہ بہت عمدہ پیغام تھا اور یہی ہے جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے۔

• اس پروگرام میں ایک مہمان ایسے بھی شامل تھے جنہوں نے زائن مسجد کی سنگ بنیاد کے موقع پر ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی تھی انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ایک خوبصورت دن تھا۔ میں صبح بیدار ہوا جیسے کہ آج کا دن بہت خاص ہے۔ مجھے پچھلے سال اس مسجد کی سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ میں بہت خوش تھا کہ کب اسے مکمل ہوتا دیکھوں گا اور حضور سے مل سکوں گا۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ حضور یہاں تشریف لائے۔ آپ کی مسجد ہماری کمیونٹی کے لیے امید اور دوستی کا ذریعہ ہے۔

• زائن کی پولیس کے چیف Eric Brichbarden صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بہت اچھا پروگرام تھا۔سب لوگوں کی طرف سے محبت اور خلوص دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ یہ پیغام کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کون ہو، اہمیت اس بات کی ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہو، کیا ہی عمدہ اور خوبصورت پیغام ہے۔ بہت ہی اچھا پروگرام رہا۔

• ایک مہمان Jennifer Smith صاحب بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ کی جماعت کے اصولوں کی بات کی جائے تو وہ سب سے اعلیٰ ہیں۔ آپ زائن شہر میں قدم رکھتے ہیں تو پرانی عمارت پر ایک موٹو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا پیغام دکھائی دیتا ہے اور اس کی گونج آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ آواز آپ کے ساتھ رہتی ہے اور یہی زائن شہر کی اصل روح ہے۔

• ایک مہمان نے بیان کیا کہ یہ جان کر بہت اچھا لگا کہ ہمارے درمیان آپ جیسے رہنما موجود ہیں جو کہ لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور لوگوں کو آپس میں جوڑتے ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہیں کہ ہم سب ایک ہیں اور ہر مذہب کی اہمیت ہے۔ یہ پیغام بہت اچھا اور پر اثر تھا۔

• ایک لوکل ہائی اسکول کے پرنسپل Zach Livingston صاحب بیان کرتے ہیں کہ زائن ایک چھوٹی کمیونٹی ہے اور ایسے پروگرام اور لوگوں کو قریب لانے کے ایسے مواقع بہت اچھے ہوتے ہیں۔ مسجد کا افتتاح بہت اچھا قدم ہے اور ہمارے لئے فخر کا باعث ہے۔

• رائس یونیورسٹی کے پروفیسر Craig Considine صاحب نے مباہلہ کے بارے میں حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہتے ہیں کہ مجھے حضور کی موجودگی میں سکون اور اطمینان حاصل ہوا اور یہ کہ حضور کا پیغام سب کو سننا چاہیے۔

• شکاگو سے مہمانوں کے ایک گروہ نے تقریب کے ناقابل یقین انتظام اور خدمت گزاروں کے آداب کو محسوس کیا انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب بھی وہ ہماری کسی تقریب میں شامل ہوئے محبت اور امن کا پیغام ہر چیز کی بنیاد رہا۔ انہوں نے حضور کے ساتھ تصویر بھی لی اور کہا کہ یہ ان کی زندگی کا اہم ترین موقع تھا۔

مہمانوں نے مجموعی طور پر انتظامیہ کے بارے میں مثبت خیالات کا اظہار کیا۔ بار بار لوگوں کو چیک کرنا، حفاظتی امور کی تلقین کرنا، کسی نے بھی اپنا آئی ڈی کارڈ دکھانے یا کووڈ کارڈ دکھانے سے انکار نہیں کیا اور نہ ہی جب انہیں ٹیسٹ کروانے کا کہا گیا تو انہوں نے انکار کیا۔

• ایک مہمان خاتون Lesley صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ اول تو یہاں پر میرا ہونا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں نے جو کچھ یہاں سے سیکھا اور یہاں کی خوبصورتی اور امن سے بہت متاثر ہوں۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے بیان کرسکوں کہ آج کا دن میرے لیے کتنا با معنی تھا۔

• ایک مہمان Rabbi Melinda Zelma صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اس تقریب سے بہت متاثر ہوں خاص طور پر یہاں کام کرنے والوں سے۔ ربّی میلنڈا نے حضور کے ساتھ ملاقات، حضور سے سوال و جواب اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی خواہش پر شکر گزاری کا اظہار کیا۔

• ایک خاتون مہمان Gloria صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ زائن کی تاریخ بہت معلوماتی تھی۔ اگرچہ میں یہاں رہتی ہوں لیکن اس جگہ کے بارے میں کافی چیزیں ایسی تھی جو میں نہیں جانتی تھی۔

• ایک مہمان نے کہا کہ میں نے اس تقریب سے بھرپور لطف اٹھایا اور اس پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں آپ کے ماٹو ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ جانتا تھا لیکن آپ کو دیکھ کر اس پر مزید یقین بڑھا۔ سب کچھ بہت بہترین تھا۔ کاش سب لوگ اس محبت کے پیغام کو سمجھ سکتے جو آپ لوگ پھیلا رہے ہیں۔ مجھے بہت ساری چیزوں نے متاثر کیا۔ جب حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید ہی ایک وہ کتاب ہے جو تمام مذاہب کی حفاظت کرتی ہے۔ میں نے یہ نئی بات سیکھی ہے کیونکہ مجھے پہلے اس بات کا علم نہیں تھا۔

• ایک مہمان نے بیان کیا کہ آپ کی جماعت اور مسجد کی عمارت نے مجھے بہت متاثر کیا، وہ خوبصورت ہے۔ ہم اس دعوت نامہ کے بہت شکر گزار ہیں۔

• ایک مہمان نے کہا کہ اس مسجد کو بنتا دیکھ کر ہم بہت پرجوش ہیں ہمیں اس علاقہ میں رہتے ہوئے چالیس سال ہو گئے ہیں۔

(یہ رپورٹ مکرم عبد الماجد طاہر نے ڈیلس امریکہ سے مؤرخہ 6 اکتوبر 2022ء کو بھجوائی اور مسز عائشہ چوہدری آف جرمنی نے کمپوز کر کے قارئین کے لئے بطور مائدہ پیش کی۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ)

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِکْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

ذیلی تنظیمیں اور اصطلاحات کی اصلاح

آج کل ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات ہو رہے ہیں۔ لہٰذا بعض اصطلاحات کی درستی ضروری معلوم ہوتی ہے۔

- لجنہ اماءِ اللہ — بعض دوست اِسے لجنہ اماءُ اللہ پڑھتے ہیں (ءُ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- ناصراتُ الاحمدیہ — بعض دوست اِسے ناصراتَ الاحمدیہ پڑھتے ہیں (تَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- انصارُ اللہ — بعض دوست اِسے انصارَ اللہ پڑھتے ہیں (رَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- اَنصارُ اللہ — بعض دوست اِسے اِنصار اللہ پڑھتے ہیں (اِ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- خُدام الاحمدیہ — بعض دوست اِسے خَدام الاحمدیہ پڑھتے ہیں (خَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- خُدامُ الاحمدیہ — بعض دوست اِسے خدامَ الاحمدیہ پڑھتے ہیں (مَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- اَطفالُ الاحمدیہ — بعض دوست اِسے اِطفال الاحمدیہ پڑھتے ہیں (اِ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- اَطفالُ الاحمدیہ — بعض دوست اِسے اطفالَ الاحمدیہ پڑھتے ہیں (لَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- طِفل — بعض دوست اِسے طَفل پڑھتے ہیں (طَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- خَادِم — بعض دوست اِسے خَادَم پڑھتے ہیں (دَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔
- ناصِر — بعض دوست اِسے ناصَر پڑھتے ہیں (صَ کے ساتھ) جو غلط ہے۔

ابوسعید

ایڈیٹر الفضل آن لائن

فقہی کارنر

نماز میں مقتدیوں کا آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا اصل طریق

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب متوطن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ خط بیان کیا کہ میرے والد میاں حبیب اللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ مجھے نماز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کھڑے ہونے کا موقعہ ملا اور چونکہ میں احمدی ہونے سے قبل وہابی (اہلحدیث) تھا۔ میں نے اپنا پاؤں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاؤں کے ساتھ ملانا چاہا مگر جب میں نے اپنا پاؤں آپ کے پاؤں کے ساتھ رکھا تو آپ نے اپنا پاؤں کچھ اپنی طرف سِرکا لیا جس پر میں بہت شرمندہ ہوا اور آئندہ کے لئے اس طریق سے باز آ گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ فرقہ اہل حدیث اپنی اصل کے لحاظ سے ایک نہایت قابلِ قدر فرقہ ہے کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سے مسلمان بدعات سے آزاد ہو کر اتباع سنت نبوی سے مستفیض ہوئے ہیں مگر انہوں نے بعض باتوں پر اس قدر نامناسب زور دیا ہے اور اتنا مبالغہ سے کام لیا ہے کہ شریعت کی اصل روح سے وہ باتیں باہر ہو گئی ہیں۔ اب اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ نماز میں دو نمازیوں کے درمیان یونہی فالتو جگہ نہیں پڑی رہنی چاہئے بلکہ نمازیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہیے تا کہ اوّل تو بے فائدہ جگہ ضائع نہ جاوے۔ دوسرے بے ترتیبی واقع نہ ہو۔ تیسرے بڑے آدمیوں کو یہ بہانہ نہ ملے کہ وہ بڑائی کی وجہ سے اپنے سے کم درجہ کے لوگوں سے ذرا ہٹ کر الگ کھڑے ہو سکیں۔ وغیر ذالك۔ مگر اس پر اہل حدیث نے اتنا زور دیا ہے اور اس قدر مبالغہ سے کام لیا ہے کہ یہ مسئلہ ایک مضحکہ خیز بات بن گئی۔ اب گویا ایک اہل حدیث کی نماز ہو نہیں سکتی جب تک وہ اپنے ساتھ والے نمازی کے کندھے سے کندھا اور ٹخنہ سے ٹخنہ اور پاؤں سے پاؤں رگڑاتے ہوئے نماز ادا نہ کرے حالانکہ اس قدر قرب بجائے مفید ہونے کے نماز میں خواہ مخواہ پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 313-314)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

الفضل اخبار ایک ایسا انمول علمی خزانہ ہے، جس سے جتنا زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق پاتے ہیں اسی قدر الفضل کا احترام دل میں بڑھتا جاتا ہے۔ الحمدللہ۔

مؤرخہ 2/ جولائی 2022ء بروز ہفتہ کے کالم ’’ایک سبق آموز بات‘‘ میں مندرج کہاوت ’’خوبصورت چمکدار مزین تابوت کسی میں مرنے کی خواہش پیدا نہیں کرسکتا‘‘ اور یہ کہ ’’ہر چمکدار چیز سونا نہیں ہوتی‘‘ پڑھ کر بانیٔ الفضل حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے منظوم کلام سے ایک سبق آموز شعر یاد آیا ہے جو پیش خدمت ہے

حسن ہر رنگ میں اچھا ہے مگر خیال رہے
دانہ سمجھے ہو جسے تم وہ کہیں دام نہ ہو

مرسلہ: نصیر احمد باجوہ۔ ہمبرگ جرمنی

طلوع وغروب آفتاب

24/اکتوبر2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:03	17:49
مدینہ منورہ 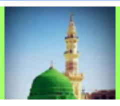	05:05	17:48
قادیان	05:16	17:47
ربوہ	04:56	17:27
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:12	17:52